



یہ مدونہ جو رتبا و کتب میں بھی اسلامی دوسری بروجی ہے



سلمان بچوں کے واسطے

# فارسی کی دوسری کتاب

80

انجمن حمایت اسلام لاہور نے تالیف کیا

۱۳۱۳ ہجری القدر

علی صاحب الثبیۃ والسلام

اسلامیہ پریس لاہور میں چھپی

رجسٹری شدہ ہے۔ سب سے پہلے بازار سے کوئی نہ بچا ہے

# انجمن حمایت اسلام لاہور

ہم مدد انشاء اللہ کی شان میں کچھ کرانی قدرت اپنی عظمت ایسا جلال کیسے عجز اور حیرت انگیز انقلاب سے ظاہر کرتا ہے چنانچہ  
 دین اسلام کے دلچسپ بیرونی منہ سے جو کچھ اعلیٰ درجے کی دین داری ریافت نصیحت جس نجات فریخیزوں کے باعث انجمن  
 کی مدد پر علوم ہونے کی جتنی خوشیوں کے بھی مستاد تھے۔ انہیں کی شہیں آج جاہل مطلق سے بے گنہ گزشتہ اور اپنے سچے مذہب کے  
 مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں۔ ان کی ہمالت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بہت پرست تو میں جن کے پاس اپنے مذہب کی  
 حقیقت کی کوئی بھی عقلی اور عقلی دلیل نہیں۔ علاوہ اسلام کی ترویج کے واسطے کھڑی ہوئی ہیں۔ اور وہیں اپنی بی عقلی اور زالیاتی سے  
 ان کے جواب دہینہ کی بھی جڑوں نہیں عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ وہ  
 ہائے یہ خانہ کراہیوں کی نسبت سینکڑوں بھڑے اور لغو بہتان پانڈھ کر عام لوگوں کے سامنے شتانے ہیں۔ مگر انہیں اس کے ہمراہ  
 پورا اور پوری عقل و شعور کے جواب دہینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ یہ باتیں تو رہیں درکنار کہ میں کوئی اس ہائے شائع اللہ زمین  
 اور ہائے دین کی نسبت وہ نالائق العشا ہائے لوگوں کی زبان سے نکلواتے جاتے ہیں۔ جن کا سنا بھی اباؤ نہیں  
 کر لے بے ہماری سے پھرتی کہ ہم اپنے لوگوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بند و بست نہیں کرتے ہماری لڑائیوں کے  
 عقائد بگاڑتے اور انہیں جاہل ہنرادی کھانے کو بھی روپے پیسے کا لالچ دے کر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر کبھی  
 ہنگامہ رکھانے کا وعدہ دے کر عیسائی تو رہیں جن سے پردہ کرنا دیا ہے وہی جیسا مردوں سے۔ ہمارے گھروں میں آتی ہیں  
 جڑے سے ادا انی کہ ہم ان اقدوں کے شانے اور اپنی لڑائیوں کو ان گراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے  
 کی ہمت نہیں کرتے۔ بے گنہ گری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کہ جتنے نذیل پیشہ ہیں۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اچھے۔  
 مجلس۔ تلاش۔ جتنے ہیں۔ اکثر مسلمان۔ پچھلے۔ کچھ۔ بھانڈے۔ ڈوم۔ کل مسلمان۔ ان بڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ استغ  
 بھی ہیں۔ تو ہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کو نہیں پڑھتے؟ اعلیٰ مردوں پر کوئی ترقی نہیں کرتے؟ اپنی جائیدادیں کو  
 چیتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان ہ۔ اسلام کے پاک اصولوں کی ہر وہی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں  
 کو انسانی لیا س ہیں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گذری۔ ان کا دل اتنا زہن قول الی سلام کی جو وہ حالت کیا کاٹ سے  
 یہ ہے کہ اسلام انسانی سناؤں کے حق میں قائمہ رساں نہیں ہے۔ جس میں ذہنی اور ذہنی دو فوج کی حالت  
 میں تو بہت نذیل جو ہے ہیں۔ مگر اچھ وہ اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور دل کر اس حالت سے نکلنے کی  
 سیکھے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی  
 ترقی کی کہ اسلام ہی کو مدد پر چھوڑتے ہیں۔ اور افسوس یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں۔

انہوں نے انہوں نے !!  
 مندرجہ بالا تقصیروں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا نام دیا ہے جس کے مقاصد  
 یہ ہیں۔ اولیٰ یہ نفاذ دین ہے جس سے اسلام جو ہرگز نہ ترقی کرے یہ کہے ساتھ دینیہ۔ دو۔ در مسلمان لڑکوں اور  
 لڑکیوں کی تباہی کا اسلام  
 کی تعلیم ترقی دینت کے لئے  
 طرز صحافت اور ترقی  
 چنگیزی کی دکھانے کے  
 کے تقرر رسالے کے  
 ان غرضوں کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## انتخاب از کیمیای سعادت

حمد و ثنا

الحمد لله الذي خلقنا و جعلنا من نوره و جعلنا من نوره و جعلنا من نوره  
در اوست - آفریدو اوست \* هستی او را ابتدای و اتمای  
نیست \* زمین و آسمان و هر چه هست - در محکم اوست \* هر چه  
خواست - کرد - و هر چه خواهد گند - بر وی حکم نیست \* از بهر  
هدایت آدمیای پیغمبران را آفرید - که آفر همه پیغمبر ماست -  
رحمت خدا بر وی باد \* پیغمبر ما حضرت محمد مُصْطَفَى بر وی  
رحمت خدا بسزور و خاتم پیغمبران اند - که بعد از ایشان  
پیغمبر نباشد - همه خلق را اطاعت ایشان باید کرد \*

# انتخاب از رساله منهج العابدین

پدای آن عزیزان از شمار بغیر حق اعتماد مکن - تا پشیمان  
نشوی و از حق غافل مباش - تا شیطان بر تو راه نیابد \*  
بیچ چیز مشغور مشو - تا پلک نگرودی و دل از حیرت خالی  
کن - تا راحت یابی \* در کار حق باش - تا کار تو ساخته گردد \*  
جز حق دوست گیر - تا خسته نگردی \* دل یکس مکن -  
تا زیان مکنی \* کس را حیب مکن - تا محیب مبتلا نگردی \*  
در تنگیها صبر کن - تا گشایش یابی \* طبع از دل دور  
کن - تا خوار نگردی \* از همه نوسید شو - تا کار تو بر آید  
کار با خلاص کن - تا جزایابی \* غم مویز مخور - تا دل تو تبا  
نشود \* راستی پیش گیر - تا رشکگار شوی \* دوزخ کس میخواه  
تا اماں یابی \* کس را به زحمت سبک - تا خوار نشوی \* از  
جهت مویز اندر نگین مباش - تا پشیمان نگردی \* در راه ما یاد  
کن - تا دل تو به مویز نگراید \* در امانت نمانت مکن \* پیروز  
گویی ما سر همه آفتها دای و رحمت برادر است \*  
تمام را بخود راه آید \* حاجت دهائی \* کار بزرگ دانی \*  
تعمیرت با نماز و گناه کن \* بهر جا که باشی - خدا را حاضر دانی \*

گستاخ مباش + عهد ما در حال سخط و رضا نیکو نگهدار +  
 چوں با اهل دنیا نشینی - خدا تعالی را فراموش مکن +  
 تو شیخ از کس مکن - تا عزت یابی + فروتنی کن - تا =  
 بزرگی رسی + مشکِ حق بجا آر - اگر نعمت دنیا و دین  
 خواهی + این مباش - تا اهل یابی + با حق باش - اگر تمیض  
 جاودانی خواهی + خدمت بزرگان کن - تا به بزرگی رسی +  
 صبر پیش گیر - اگر عاقبت خواهی + خود را بحق سپار - تا  
 بسااں شومی + خود را هیچ قدر میند - تا یا قدر گزومی +  
 قناعت کن - اگر تو با کس خواهی + در بند چیزے مباش -  
 تا آزاد شومی + خود را بسپار - تا به معرفت رسی + بسند حق  
 طلب - تا بیابی + محرمت نگهدار - تا محترم گزومی +  
 خوش خوی باش - تا عزیز گزومی + سوداے پیش گیر -  
 که در آل سودے کنی + خشم فرو خور - تا راحت یابی +  
 مشکین باش - تا مقبول شومی + کارے کن - که پیشاں  
 نگوید + در عیب خود فرو شو - اگر با کاری + با همه رفیق  
 و نرمی کن + بر نعمت کس حسد مکن - تا عاقبت یابی +  
 یار همه کس باش - تا محترم گزومی + بر زیر دستاں  
 نفقت کن - تا برسی + در کار ما آهستگی کن - تا شیطان  
 بر تو نظر نیابد + دلتا را دریاب - تا خوشخوئی حق

یابی و بد خوئی ترک ده - تا عیش بر تو تلخ نگردد و در  
 معامله سخت پیچ - تا خسته نگردی و با همه آسانی کن -  
 تا برهی و دور شتی بگذار - تا نزدیک همه دوست گردی و  
 از خود طلب - اگر جوانمردی و حق را یاد کن - تا در دل  
 تو سیاه نگردد و در مانندگان را در یاب - تا در غمانی و  
 جز حق یفتیش - اگر طالبی و خلاف ترک ده - تا ملامت  
 مانی و از حکم سرتاب - تا عاصی نشوی و آنچه با تو  
 بدی کند - با کسی نیکی کن و با قافله رو - که برهنه زان  
 پستیانند و دشمنان در کار و سر برس در بین - یا برود -  
 و سر خود گیر و خود خواه مباش - اگر دوست خواهی  
 دوستی آن به - که براس خدا بود و بار خود بر کس  
 اگر عزت خواهی و بزرگی بر هیچ کس نه تا خوار نگردد  
 چند بشنو - تا سود کنی و بخت پناه گیر - تا خلاص یابی  
 وقت را بشناس - اگر صرانی و طمع از خلق بودار - تا  
 محتاج نگردی و هوای نفس را خلاف کن - اگر دلاوری و  
 کار باندیشه کن - تا زیاں نکنی و از حق نصرت خواه - تا  
 یاری یابی و بخت بگیرد تا از دشمن برهی و بکس باش -  
 تا با کس باشی و

## انتخاب از رسالہ میں باید روید

اگر سعادتِ دو جہانی خواہی۔ ایس سی و یک خصلت را  
 تحر کئی \* اول یقین کوجید و شہادت بر او \* دوم تعمیل  
 حکم خدا و رسول۔ یعنی قرآن و حدیث را پیشوایے خود  
 سازی \* سوم پیرویے اصحاب کبار و ائمہ اطہار \*  
 چہارم اطاعتِ مادر و پدر۔ کہ خدا تعالیٰ رضایے خود را  
 بر پیمانے ایشاں باز بستہ و احسان نمودن بایشاں عبادت  
 خود قرین ساختہ۔ چنانکہ در حدیث قدسی آمدہ است۔ ہر کہ  
 ازو مادر و پدر کے راضی شد۔ من نیز ازو کے راضی ام۔  
 و در قرآن مجید فرمودہ۔ کہ حکم پروردگار تو اینست۔ کہ  
 کے را عبادت کنی۔ مگر ہماں پروردگار خود را۔ و بہ  
 مادر و پدر خود احسان کنی۔ الحق خوشنودے مادر و پدر  
 ہم در دنیا موجب دولت است۔ و ہم در آخرت  
 سبب نجات و سعادت \* پنجم محبت و عزت بزرگان  
 و شفقت و رحمت بر خرداں باید کرد \* ششم ترک تبخر  
 و غرور۔ چہ کبر آزمی را خوار و بے مقدار سازد \*  
 ۱۰ وَ قَضَىٰ رَبُّكَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا اِلَّا اِيَّاكَ ذَالِوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا



ہفتم در وقت نوبت و مصیبت قناعت و صبر اختیار  
 کن۔ کہ صبر صفتے بنایت مقبول است۔ و منتفعت صبر  
 ہمیں بس است۔ کہ خداوند تعالیٰ در کلام خود فرمودہ۔  
 صابر اثر اجر ایشان بے حساب دادہ شود۔ و بوقت نزول سخت  
 و نعمت شاکر باش۔ کہ شکر گزاری سبب زیادتی نعمت است۔  
 چنانکہ در کلام مجید است۔ کہ اگر لے شکر تمئید۔ زیادہ کنم بر شما  
 نعمت را۔ ہفتم از خویش و اقارب خویش دوری و قطع  
 رحم نمکنی۔ بل بحسب طاقت خود سلوک و احسان نمائی۔ چہ صلیہ  
 رحم در عمر بیفزاید۔ و روزی را فرخ گرداند۔ ہفتم ہر یکے از  
 مسلمانان را چہ زندہ و چہ مردہ حقیر نباید پنداشت۔ ہفتم  
 دنیا را بر ویں مقدم نمکنی۔ کہ ایں شیوہ اہل نفاق و پیشہ  
 تہ روزگاران است۔ ہزار و ہفتم سخن تمام و نماز در حق مسلمانان  
 باور نمکنی۔ بلکہ ساعی و تمام را در مجلس خود را نہ رہی۔ ہزار و ہفتم  
 خود را از مواقع شہرت و بہتال دور۔ دانہد گمانے غیر محفوظ داری۔  
 سیزدہم بہتال بر کس بندھی۔ و ناید از یہ روز کہینہ مسلمانان  
 بر ویں خود نہ رہی۔ ہیچ شیخ از حسد و کینہ مجزوتر نیست۔  
 چہ مرد خود پیوستہ از شاربے مزوم نعمتاک باشد۔ و از  
 راحت دیگران در محنت۔ ہزار و ہفتم عیب پوشی را شیوہ  
 نہ ایمانیوں فی الصابرون اجر ہم بغیر حساب۔ کہ لکن شکر تہذیب کند

خود سلامی۔ کہ ایں خصلت بر گزیدگان است۔ و ستاری  
 یکے از صفتہای او تعالی است۔ اگر در دنیا عیب کے  
 پریشانی۔ بروز ریاست خدا تعالی عیبہای تو پریشانی و پانزہم <sup>۱۵</sup>  
 یکے خلاف وعدہ بخنی۔ کہ محسن عہد از خصلت بزرگان است و  
 وفا کار جو بزرگوار حق تعالی فرمودہ است۔ کہ آئے اہل ایمان وعدہ  
 مائے خود را وفا کنید۔ ششادہم <sup>۱۶</sup> بہر یک گنہگار پیشانی و شکستہ روی  
 پیش آئی۔ و بخندہ روی کلام گئی۔ ہفتادہم <sup>۱۷</sup> بقدر مرتبہ و  
 منزلت ہر کس عزت و حرمت کردہ باشی۔ و ہجڑہم <sup>۱۸</sup> اگر  
 در میان دو شلماناں خصوصتے پیدا شود۔ باید کہ صلح کردہ دی  
 و دریں باب جہد بلوغ نمائی۔ و نوزدہم <sup>۱۹</sup> اگر شما را نزد حاکم وقت  
 قدر و منزلے حاصل شود۔ باید کہ سعی و سفارش مظلوماں  
 یکنید۔ و او ایشان بدینید۔ بیستہم <sup>۲۰</sup> بر ہمہ کس احسان باید کردہ  
 چہ احسان سبب نیک نامی است۔ و بیج صفت آدمیاں را  
 بہ از خود و سخاوت و لست و بیخ و عفو و شفقت را شدہ  
 گئی۔ کہ ایں خصلت در فضیلت بر جملہ خصال نایب است۔  
 چو حق متعالی بیخبر خود را نصرت نماید۔ آسہ را بریں  
 حضرت انور کردہ۔ <sup>۲۱</sup> <sup>۲۲</sup> <sup>۲۳</sup> <sup>۲۴</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۶</sup> <sup>۲۷</sup> <sup>۲۸</sup> <sup>۲۹</sup> <sup>۳۰</sup> <sup>۳۱</sup> <sup>۳۲</sup> <sup>۳۳</sup> <sup>۳۴</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>۳۶</sup> <sup>۳۷</sup> <sup>۳۸</sup> <sup>۳۹</sup> <sup>۴۰</sup> <sup>۴۱</sup> <sup>۴۲</sup> <sup>۴۳</sup> <sup>۴۴</sup> <sup>۴۵</sup> <sup>۴۶</sup> <sup>۴۷</sup> <sup>۴۸</sup> <sup>۴۹</sup> <sup>۵۰</sup> <sup>۵۱</sup> <sup>۵۲</sup> <sup>۵۳</sup> <sup>۵۴</sup> <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جہنم بدتر است۔ دانشمندان گفته اند کہ صحبت نیکان  
 نیکی افزاید و صحبت بدان بدی است و رسوم صحبت در میان  
 و نیکان و محتاجان را عار ندانی کہ از ایشان سعادت دو جهانی  
 حاصل کنی است و چهارم بر مسلمانان بسلام علیک سبقت  
 کنی کہ این صفت سورتان است۔ و یکے از نشانہاے  
 تواضع است است و پنجم عیادت بیمار مسلمان باید کرد۔  
 اگر چه خانہ بیمار دور باشد۔ یا قریب است و ششم با  
 سیت تا قبرگاہ روی است و ہفتم در میان قوم خود چنان  
 زی۔ کہ دل ہر کس بستہ تو باشد است و ہشتم بے سخر  
 بر کس اعتماد نداری تا دین و دیانت۔ مروت و اہل بیت  
 کس را با دانا نیاز مائی۔ او را بر ستر خود واقف نگرد و اینست  
 است و نهم چیزے کہ بر خود نہ پشندی۔ بر دیگران مسلمانان  
 سیم از ہزل و مسخرگی و نفس و زیادہ گوئی دور باشی۔ کہ از دهم  
 گناہ عظیم است سی و یکم از غیبت و غمازی۔ و حیرت و  
 حسد۔ و مقبض و نفاق۔ و عجب و تکبر۔ و ریاء و منحل پزہیز کنی  
 آسے کم ہوش اہل علم کوش۔ مزدوم بے علم و بے ہنر بدیاری  
 خویش و بیگانہ حواری و بے مقدار باشد۔ و عالم و ہنر مند  
 بہر جا و بہر مکانے کہ رود۔ توقیر و عزتیش افزاید۔ بر ہنر آبا  
 و اجداد لاف مزین۔ و نسب و حسب را وسیلہ مسازد

# انتخاب از سفر نامہ شاہِ ابرہٰ

## سوارے ریل

یک ساعت از شب رفتہ بمادو آہن رفیقہ۔ کالینکایہ راہ  
آہن بتیار خوب و وسیع و مزین بود۔ ہمہ باہم وصل بود۔  
بجہ جمع کالینکایہ شدہ رفت و آمد۔ اول مرتبہ ایست۔ کہ  
بکالینکایہ بخار مے نشینیم۔ بتیار خوب و راحت است۔ صلحت  
بیخ فوسنگ راہ مے رود۔ عمدتے حرکت کالینکایہ بطورے  
بود۔ کہ کلاخ و متھے کہ در پرواز بود۔ کالینکایہ برابر او رسیدہ از  
مے گذشت۔ و کلاخ عقب مے ماند۔

در ہر دو سہ ریل یک قراول خانہ بہت حفظ راہ۔ و در  
ہر چند فوسنگ یک استاسیون (سٹیشن) ساختہ اند۔ استاسیون  
محل استادن کالینکایہ بخار است۔ کہ استجا عراونا را چوب  
مے کنند۔ مسافراں پائیں مے آئند۔ قہوہ و غذا مے  
خورند۔ بنائے استاسیونہا بتیار خوب است۔ و ہمیشہ  
چند کالینکایہ بخار برائے حمل و نقل مسافر و مال تجارت  
در ہر استاسیون حاضر است۔

## سیرِ کارخانہ پنہ رسی

برائے تماشای کارخانہ پنہ رسی رقم- رسیدیم بہ کارخانہ پنہ مرتبہ  
داشت۔ در ہر مرتبہ کارے کزوند۔ اغلب زہما مشغول  
کار بودند۔ ریشماں وغیرہ مومنت مے کزوند۔ در مرتبہ پایس  
پازچہ پنہ مے بافتند۔ کہ ایس پازچہ را بجای دیگر بزودہ نقش  
چیت زودہ بہ تمام مویا حمل مے کنند۔ کارخانہ پایس بسیار تماشا  
داشت۔ بقدریک میدان بزرگ بود۔ البتہ بقدر دو ہزار  
دشگاہ داشت۔ ہر دشگاہ چہار نفر زن کار مے کزوند۔

## سیرِ باغ و خوش

رقمتم باغ و خوش قفسہای بزرگ خوب ویدہ شد۔ کہ  
ہر نوع حیوانے را در قفس علیحدہ گذاشتہ بودند۔ انواع  
طیورے کہ در عالم بہم مے رسد۔ ہمہ در آنجا موجود بود۔  
انکالے کہ در کتابہا نوشتہ اند۔ در ایس جائزہ دیدیم \*  
بعد داخل دالان قفسہای حیوانات و زندہ شدیم۔ انواع  
سیاح کہ بتصور مے آید۔ بود۔ شیر یال دار افریقہ بسیار  
عظیم الجثتہ و زیب۔ بود \* یال سیاہ بسیار ضخیم ریشمہ۔  
سرش بقدر سر فیل۔ بلکہ بزرگتر۔ چشمہای ویدہ چلے  
زیب۔ بدن خوش شکل مثل مچھل \* شیرباں گوشت

بلند مے کرد۔ او بلند مے شد۔ من مایل بودم مدتے  
 تماشایے این شیر را بچشم۔ ولے از مجرم مردم تماشاچی  
 ممکن نبود + چند ببر بسیار بزرگ از برابے افریقہ و  
 ہند نیز بود۔ دو پلنگ سیاہ ہم دیدہ شد۔ کہ مچھے  
 غریب و ٹھیب بودند۔ شیر مے دگر ہم بودند۔ یک  
 شیر یا لدارے بود۔ اما ہنوز یالش قتل آں دو شیر آولیں  
 نشدہ بود + شیر مادہ ہم بود۔ کہ چند سچڑ شیر ہما تنجا  
 زائیدہ۔ و پشمالیش بزرگ شدہ بودند + پلنگ زیادہ یوز مے  
 مختلف۔ کشتار مے عجیب الخلق۔ کہ صدائے غریب مے  
 کردند۔ میونہائے مختلف وغیرہ ہمہ انواع حیوانات  
 دیدہ شد + دو فیل ہم بود۔ یکے بسیار بزرگ۔ کہ  
 ہندی بود۔ دگرے از افریقہ آوزہ اند۔ فیل افریقہ  
 بسیار تفاوت با فیل ہند داشت۔ گوشہائیش مچھے بزرگتر  
 و پن تر بود + گاو میش وحشی بزرگ و کوچک ہم  
 بودند۔ گاو میش تربت نیز دیدم۔ از اطرافش آں قدر پنجم  
 آویختہ بود۔ کہ بہ زمین مے کشید۔ بسیار ٹھیب بود +  
 حیوانات عجیب دیگر ہم آں قدر در تنجا دیدہ شد۔ کہ بہ  
 حساب نے آمد + ہر نوع حیوانے کہ در ہر تعلیم بود۔  
 در تنجا جمع نمودہ اند۔ در کمالی نظافت و پاکیزگی خودک

ہر ایک راے دہندہ انواع طوطیہا۔ و طاووسہا۔ و انواع  
 مرغھایے خوش رنگ در مھنے بسیار بزرگ مشغول پرواز  
 و بازی بگردند و باز بہ ماہی خانہ آدمیم۔ دیدیم۔ ماہیہا  
 و حیوانات و نباتات بحری را توے کھنڈا۔ کہ روے  
 آتھا پتورہا و آئینہ مایے بزرگ است۔ انداختہ اند۔ و  
 متصل آب را ہم تازہ مے کنند۔ از آں جا کہ ما  
 ایستادہ تماشا مے کردیم۔ تیر حوض پیدا بود۔ ماہیہا و  
 جانورہا و نباتات بحالت طبعی کہ در دنیا دارند۔ پیدا  
 ہستند۔ بعضے خوابیدہ۔ بعضے در حرکت۔ خلاصہ ماہی مایے  
 عجیب نوع نوع۔ رنگ رنگ بزرگ و کوچک۔  
 صدف مایے بسیار۔ خرچنگ مایے مختلف رنگ رنگ۔  
 وزغ وغیرہ بسیار عجیب۔ انواع مرغھایے آبی۔  
 طوطی مایے رنگ برنگ دیدہ شدہ و طوطی سفید بزرگ  
 بود۔ بچلے شبیہ بہ آدم صدامے کردہ و یک محوطہ بود  
 قفس مانند۔ کہ میان آں قوارہ آب مے جت۔ و  
 دورش باز ہم خانہ قفس بود۔ توے قفس کا درخت  
 مصنوعی ساختہ اند۔ ہر نوع مرغے کہ در دنیا تصور شود  
 از سزا سیری و گرم سیری۔ در آں جا موجود است۔ و  
 بہ ہر شکلے مرغے کہ در کتابہا رویدہ نمود۔ رنگ

بزرگ آہنجا دیدم۔ ہمہ آہنجا را در کمال پاکیزگی آب و دانہ  
 مے دہندہ جمعہ ایس مزعنا یک دفعہ مے خواندندہ گاہ  
 بازی مے کردند۔ گاہ پروازہ تخیلے از تماشای آہنجا حیرت  
 دست دادہ ہمیں جا در طویلہ بقدرہ پنجاہ شخصت اسب  
 بسیار خوب بر زنگہای غریب بود۔ بیچ جا چہیں اسب کا  
 ندریدہ شدہ آہنجاے خالدار بچھے بودند۔ ایس آہنجا را طورے  
 تعلیم و عادات دادہ اند۔ کہ بیک اشارہ پر حرکتہ سخواہند۔  
 مے گفتند۔ ہمہ آہنجا زباں مے دانستند۔ معلم میگفت۔ بالیتید۔  
 ہمہ مے ایستادند۔ مے گفت۔ متند بروید۔ مے دویدند۔ مے  
 گفت۔ سر پا بلند شوید۔ فوراً بلند مے شدند۔ مے گفت۔  
 کج بروید۔ مے دویدند۔ خلاصہ ہرچہ مے گفت۔ بہاں سیکردند۔  
 تخیلے محل عجرت بود۔ شلاق بوزگے پشت میر آخورد آہنجا  
 بود۔ متصل حرکت مے داد۔ شل تنگ صدا مے کردہ

سیر وریا

اسال دستے بچ رفتہ بود۔ مے گفت۔ ازیں جا سوار  
 کالینکای بخار شدہ بہ بلندی رفتم۔ چند روز آہنجا بودم۔ چھنے  
 کہ مے باید بکشے بخار نشینم۔ زود برخاستہ بہ ساحل رفتم۔  
 بہ وزیا نگاہ کردم۔ دیدم متصل قائق و کزجی است۔ کہ

اسے اس عبادت میں بعض بعض جگہ تفسیر کیا گیا ہے



بار آدم از ساحل بیزره بکشتیها حمل مے کنند۔ من ہم در  
 قایق رشتہ بکشتی داخل شدم۔ دو ساعت بظہر ماندہ  
 لنگر کشتی را کشیدہ براہ افتادند۔ تا عصر دریا آرام بود۔  
 بعد کم کم متلاطم شد۔ طورے کہ امواج مثل کوه بلند مے  
 شد۔ ہم اہل کشتی با حالت متقلب افتادہ بودند۔ مگر  
 من و چند اشخاص دیگر کہ بیفتادہ بودیم۔ و خود داری  
 مے نمودیم۔ خلاصہ بہ خطرے عظیم گرفتار شدہ بودیم۔  
 ولے باز فضل خدا شامل حال بود۔ کہ بار مساعدے از  
 عقب کشتی مے آمد۔ کہ مارا زود تر بہ طرف مقصد  
 مے بزد۔ شب راتا صبح ہمیں طور دریا متحرک و موج  
 بود۔ من اندکے خوابیدم۔ صبح بعد از نماز و تلاوت  
 خود آں بہ دریا نگاه کردم۔ دیدم آب دریا بجکے آرام  
 بود۔ ماہی نامے بزرگ از دریا در آمدہ روزه آب  
 بازی مے کردند۔

پس از روزه چند دیدم۔ از سواحلے کہ نزدیک  
 بود۔ چند مرغے کوچک پریدہ بہ کشتی آمدہ۔ پنج رشتہ  
 گز سنہ ماندہ اند۔ ساحل دور شدہ است۔ نئے توانند  
 رفت۔ گاہے امتحانے مے کنند۔ اگرچہ ساحل پیدہ  
 نیست۔ آما از فرشتے کہ خدا تعالیٰ بآنها دارہ است۔

رُو بَسْمَتِ دَسْتِ رَاسْتِ كِه اَن سُو سَا حِلِ نَزْوِ يَكِ تَر  
 اَسْت - مے پَر نَمْد - بَا زِ بَر مے گَر دَنَد - مَلَّاحے كِجے اَز اَن هَا  
 رَا گَر فُتِه تُو بے قَضِ اَن دَا حْت - اَب نَخُور دِه بِنْد اَز وَ قِيقَه  
 بَر زِد - نِجَلِ اَفْ سُو كَز دَم \*

مُخَلَّاصَه بَجَدِه رَسِيْدِه اَز كَشْتِي بَر اَمِيْم - وَ اَن جَا  
 شَب گُزَا شْتِه صَبَا حِ زُو دِ بَرَاهِ اَقْتَا دِيْم - كِيْمِ ذَمِي قَعْدِه بَمَكْتِه  
 مَعْقَلِه رَسِيْدِيْم - وَ اَز اَن جَا بَعْدِيْنِه شَرِيْفِه رَفْتِه بَزِيَا رِيْتِ رَوْضِه  
 مَسْئُورَه رِسَالَتِ مَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُوفِ يَابِ  
 سَعَادَتِ شَدِيْم - بَا زِ بَا قَا فِلِه حُجَّاجِ مَدِيْنِه حَجِ نَمُودِه اَز جَدِه  
 سَوَا رِ كَشْتِه مَبْحَا رِ شَدِيْم \*

رُوزِ هِنَكَا مِ شَامِ نَخُور دِنِ رَعْدِ وَ بَرَقِ اَز سَمْنَتِ  
 شَعْرِبِ پَيَا وَ هَوَا تِيْرِه شَد - اَمَا بَا وَ نَبُود - هَمَا لِ تِيْرِكِي وَ  
 رَعْدِ وَ بَرَقِ كِه اَثْرِ بَدِ وَرِ حَالَتِ دَرِيَا دَارِد - دَرِيَا رَا مُنْقَلَبِ  
 كَرِد - شَامِ نَخُور دِه بَالَا يَكِ كَشْتِي رَفْتِه قَدْرِ كَشْتِم - وَرِ  
 اَسْمَا لِ هَمِه اَبْرِ وَ تَا رِيَكِ بُوْد - وَ اَزِ هَمِه جَوَا نِبِ بَرَقِ  
 شَدِيْدِ مے زِد - وَ صَدَا يَكِ رَعْدِ مے اَمْد - وَ مَطِ اَسْمَا لِ  
 بَا زِ بُوْد - بَا وَ هَمِ كِه مے اَمْد - تَا مَبْحَا رِ رَعْدِ وَ بَرَقِ شَدِيْدِ  
 بُوْدِ بِيَا رِ هَيْبِ - اَبْرِ هَمِه جَا رَا گَر فُتِه بِنَا يَكِ بَا رِيْدِنِ  
 وَ رَشْتِ - شَبِ بُوَا رِ طَرِيْقِ اِنْقِلَابِ دَرِيَا بَهْمِ وَ حَتِ يَكِ

ساعت بیشتر خواہم نہرود۔ صبح زود بزم خاتمہ۔ نماز  
 کردہ قرآن خواہم۔ ہوا بسیار منتطیب ہوو۔ باران  
 شدیدے بارید۔ یک بڑے پنجاہ قدم از کشتی دور تر  
 بدزیا زد۔ صدایے ہزار توپ کردہ آب دزیا را از ہم  
 پاشید۔ اگر ایں بڑق بجشتی مے خورد۔ کشتی را از  
 ہم منتلاشی مے کرد۔ ہوا بہاں طور ہوو۔ یک دو  
 ساعت خواہیدہ از حرکت کشتی معلوم شد۔ کہ بہ ساحل  
 نزدیک شدہ ایم۔ بزم خاتمہ و گفتیم۔ انجندہ شد کہ از دزیا  
 بڑوگ خلاص شدہ بساحل رسیدیم۔ چوں کشتی کہ ما  
 نشستہ بودیم۔ نیلے بڑوگ ہوو۔ نے توانست نزدیک  
 ساحل برود۔ اینتاد۔ کشتی بخار کوچکے از ساحل آمد۔ اما  
 دزیا چوں ہیروز ملاحظیم زیاد داشت۔ ہر قدر مے توانستند۔  
 آل کشتی را بہ کشتی ما متصل کنند۔ نے شد۔ چند دفعہ  
 آوزوند۔ اما ممکن نشد۔ کہ متصل شوند۔ بالآخر قدرے  
 صبر کردند۔ دزیا قدرے آرام شد۔ آل وقت آوزودہ باہم  
 وصل کردند۔ من از کشتی پائیں آمدہ روزے چند بہ بہنہی  
 بسر میزوم۔ باز براہ افتادہ خانہ آدم۔ بسیار شکر خدا کردم  
 کہ سلامت رسیدم \*

## انتخاب از صد حکایت

حکایت ۱۔ مزدے یعنی پیش حجاج آمد۔ حجاج از حال برادر  
کو چک نمود کہ بھکومت میں فرستادہ بود۔ پڑھید۔ آل مزد گفت  
کہ بغایت فریب و تروتازہ است۔ حجاج گفت از صورتش نے  
پڑسم۔ بلکہ از سیرت تفحص ے کنم۔ باید کہ عدل و انصاف  
اورا بیاں کنی۔ جواب داد سخت دل۔ بی رحم۔ غالیے۔ فاسقے۔  
سفاکے است۔ حجاج گفت چرا اہل من شکایت اورا پیش  
بڑو کرتے ازو بڑو کرے۔ تا ظلم اورا از سر آتھا دفع کرے۔ گفت۔  
آنکس کہ ازو بڑو کرتے است۔ صد بار ازو ظالم تر است۔ حجاج  
گفت۔ مرا ے شناسی۔ گفت آری۔ تو حجاج بن یوسفی۔ و برادر  
بڑو کہ حکام میں ہستی۔ گفت از من نترسیدی۔ کہ ایں ہمہ  
سخن پیش روے من گفتی۔ گفت ہر کہ از خدا بترسد۔ از خیر  
اورا نترسد۔ و ہر کہ حق گوید۔ از باطل ینکدیشد۔ حجاج دو ہزار درم  
اورا انعام فرمود۔ گفت کہ تو از آل مجملہ ہستی۔ کہ در راہ خدا بنے  
حق گفتن سعی ے کنند۔ و از ملامت لایم نے ترسند۔  
حاصل مطلب۔ حق گورا باید کہ از کسی نترسد۔ تا حق ہوگا  
او باشد۔ و ذرؤ حق بر کوہ باطل غالب آید۔ و مزد حق گوے

لایم در کونیا محرمت است و ہم در آخرت عزت ہے  
**حکایت ۲** - در بانے چهار کس بطریق تفریح در آمدند - بیچے  
 صوفی - دودم فقیہ - رسوم سپاہی - چارم بقال - چوں میوه ماسے  
 تر و تازه را دیدند - و باغبان را منقشہ یافتند - دست تاراج کشاوه  
 بے تحاشا در ویرانے باغ مشغول گشتند - فواکیر پخته را بکار میبردند  
 و مجروش و خام را در خیابان مے انداختند - دریں اثنا چشم  
 باغبان بیدار گشت - چوں با هر چهار مستقامت کردن متواضعت  
 گفت که من مرید صوفی - و شاگرد فقیہ - و رعیت سپاہی ہستم -  
 ایشان ہرچہ کردند - بجا منت - اما بقال بے مروت چرا در باغ  
 من دست تصدی دراز کردی - بیچ قرض او بر دست خود ندارم -  
 این بگفت - و بقال را بے محابا فرد کوفت - یاراں از معاونت او  
 خاموش گشتند - تا آنکہ دست و پایش بستہ در گوشہ بینداخت - باز  
 مستوجر سپاہی شد - و گفت کہ درویش پیر من است - و فقیہ  
 استاد من - این سپاہی بے حیا را چہ یارا کہ بے اذن میوه چسبند -  
 بیچ یک جتہ از خراج شاہی بر من طلب ندارد - این بگفت و با  
 چوب و چماق ز خدمت منقول بجا آورد - و هر دو دست او را بر  
 رکفت بست - باز مستوجر فقیہ شد - و گفت کہ از کدام مشکہ و  
 دلیل رنگ غیر را بر خود حلال ساختی - و مانند این درویش  
 محتاج نیستی - کہ حتی بر رنگ من داشته باشی - این بگفت و با

او در آویختن - فقیه آواز بر کشید - که اگر از اول مدگارے بقال  
 و سپاهی سے کزوم - نوبت پنجاب نے رسید - درویش سخیاں اینکے او  
 را خواہر گذاشت - مختل گفتار فقیہ نشد تا آنکہ فقیہ را نیز برینمانے  
 محکم بستہ رُوسے بیٹوے درویش آورد و گفت کہ اکنون از کثرت  
 رُوج بر خدمت نمودم - تا قیمت راس میوه ادا نشود - کسے را خلاصی  
 ممکن نیست - صوفیے پنجارہ مجتہ و عمامہ ریشمن گذاشتہ رانائی یافت -  
 و آل ہر سہ نیز قیمت داچی ادا کردہ خلاص شدند +

**حاصل مطلب** - ہر گاہ دور نفاق از گفتار مدعی در دماغ یاراں  
 سے بیچید - ہر یک در بلانے گرفتار سے شود - پس ہرگز بر گفتار دشمن اعتبار  
 نباید کرد - و رشتہ آفاق را نباید برید - کہ باعث ہزاراں فساد خواہد بود +  
**حکایت ۳۰** - شخصے ضروال نام در حوالے شہر صنعا بانے داشت -  
 پڑ ہمار و اشجار میوہ دار کہ در ہر فصل مخصوصے دافر از آل پیدا  
 آمدے - و او چنان مقرر کردہ بود - کہ در ہنگام چیدن میوہ و  
 درو کردن زراعت ہرچہ از داس باقی سے ماند - بقفرا سے داد -  
 و در وقت پاک کردن غزن آہنچہ بسبب باد مشتتر سے شد -  
 نیز بساکیں سے بخشید - و در وقت افتادن میوہ ہر آہنچہ از  
 بساط بیروں سے مقدار سیز بہ ثربا سے داد - و بعد از آنکہ محصول  
 باغ را بخانہ سے آورد - ہم حصہ آل را بقفرا سے داد - و در  
 خانہ خود تقیہ کردہ بود - کہ وقت آمد کردن غلہ نیز وہم حصہ فقیراں

رائے بخشید۔ و در وقت ناں پختن نیز از وہ یکے مجھتا جاں  
 خیرات مے کرد۔ پھول آں نیک مزد ازیں سنبھی سرا در گذشت۔  
 از وہ پسران نامند۔ آں پسران با ہم مشاورت کردند۔ کہ ما ہر  
 یک قبیلہ دار شدیم۔ و زن و فرزند ہم رسانیدیم۔ و پسر ما یک  
 خانہ دار ہو۔ حالاً ما یہ خانہ داریم۔ آں قدر کہ او بہ فقیران  
 میداد۔ از مانے تواند شد۔ چہ تدبیر باید کرد۔ برادر میانہ  
 ایشان گفت۔ کہ بیج تدبیر نکنید۔ و بر طریقہ پسر خود  
 بروید۔ حق تعالی برکت خواهد داد۔ اما دو برادر دیگر  
 سخن او را نشنیدند۔ و با ہم اتفاق کردند بر آنکہ بر وقت  
 بریدن میوہ و درویدن زراعت فقیران را آمدن ندیم۔  
 و حصہ مخفرا جدا نکنیم۔ اگر بوقت خوردن گدائے سوال کند۔  
 پارچہ نمائے باد خواهیم داد۔ انقصہ پھول وقت در رسید۔  
 قبل از طلوع آفتاب پشماں از خانہ بر آمدند۔ و خدا را  
 فراوش کردند۔ کہ برکت رزق در دست اوست۔ سماں  
 شب از قدرت ایزد پاک تمام باغ و زراعت و درختاں  
 سوختہ خاکستر شدہ ہو۔ پھول ایشان بدستجا رسیدند و این  
 حالت را دیدند۔ گفتند ما ماہ فراوش کردیم۔ این  
 باغ ما نیست۔ در روز ما باغ خود را سیراب و آباد  
 کردیم۔ آخر ہ یک شب چہ شد۔ بعد از تامل منکوم شد۔

که در نیت ایشان تفاوت افتاد - و خرابی باغ ازان  
 بظهور رسید - برادر اوسط گفت - که من اول شما را گفته  
 بودم که بر طریق پدرا باشید - و تبدیل نیت نکنید - جنگلی  
 پشیمان شدند - و پشیمانی هیچ سود نداشت - تا اینکه به توبه  
 و استغفار پرداز شدند - و بدیعتی را گذاشتند \*  
**حاصل مطلب** - برکت در کسب مال بقدر نیت و  
 یقین ثابت حاصل می شود - پس اخصاص نیت در هر  
 عمل مستقیم است \*



# انتخاب از گلستان

## باب اول در سیرت پادشاهان

حکایت از ملک زاده را شنیدم - کوتاه قد و حقیر بود - و دیگر برادرانش بلند بالا و نخبه و و به بارے یک بکرانیت و استحقاق در وے نظر کرد و پسر بفرست و انتبصار دریافت و گفت -

آسے پدر! کوتاه خردمند به از نادان بلند به بزرچ بقامت کمتر -  
 بقیمت بهتر - چنانچه طور اگرچه نژاد ترین کونہامے زمین است -  
 لیکن نزد خدا مرتبه اش بزرگتر است <sup>قطعه</sup>

آں شنیدی کہ لاغر دانا گفت روزے باطلے فزید

اسب تازی اگر ضعیف بود همچنان از طویلتر خرچ

پدر ز سخندید - و از کان دولت به پشیدیدند - و برادران به جان

رنجیدند <sup>قطعه</sup>

تا مرد سخن نگفته باشد عیب و مہرش نہفتہ باشد

ہر بیشہ گمان سبر کہ خالینت شاید کہ پلنگ نہفتہ باشد

شنیدیم کہ ملک را در آں مدت دشمنے صعب روسے نمود و چون

شکر از ہر دو طرف روسے در ہم آوردند - و قصد مبارزت کردند -

اول سیکر اسب در میدان جہاننید - آں پسر نمود و سگفت <sup>قطعه</sup>

اے نہ من باشم کہ روز جنگ ہمیں کشت من  
 ایں منم کاندر بیان خاک و نخل ہمیں سرے  
 آہنگ جنگ آرد سخن خویش بازی مے کند  
 روز میدان آہنگ بجز بزد بہ خون لشکرے

ایں بگفت و بر سپاہ دشمن زد۔ و تنے چند از مردان کاری  
 بپنداشت و چوں پیش پدہ باز آمد۔ زمین خدمت رہو سید۔  
 و گفت و قطعہ

آیکر شخص منت حقیر نمود تا درشتی ہنر نہ پنداری  
 اسب لاغر بیال بکار آید روز میدان نہ گاہ پرواری  
 آوزہ اند کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود۔ و ایناں اندک و جماعتے  
 آہنگ گریز کردند و پسر نقرہ بزد و گفت۔ اے مرداں بکشید۔  
 تا جائے زناں پوشید! سواراں را بگفتن او تہور زیادہ گشت۔  
 و بکیبار حملہ بزدند و شنیدم کہ ہم درآں روز بر دشمن نظر یافتند۔  
 ایک سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت۔ و ہر روزش نظر  
 بیش کرد۔ تا ولی عہد خویش گردانید۔ برادرانش حسد بزدند۔  
 و زہر در طعاش کردند۔ خواہرش از غوغہ بیدید۔ و در سچہ بزم زدند۔  
 پسر بفرست دریافت۔ و دست از طعام باز کشید و گفت۔ مجال  
 انت۔ کہ ہنرمنداں ہمیرند۔ بے ہنراں جاسے ایشاں گیرند۔ ہیست  
 کس نیاید بزیر سایہ بوم و رہا از جہاں نشود مخدوم

پدر را ازین حال آگهی دادند و برادرانش را بخواستند و گوشمالی  
 بواجبی برداد پس هر یک را از اطراف بلاد حصه تعیین کردو  
 تا فتنه بنشست و نزاع برخاست که گفته اند در درویش  
 در گلپه بستند و دو پادشاه در اقلیم بگنجند و قطعه

ینم نامی گر خورد مزد خداے بذل درویشاں کند نییے دگر  
 هفت اقلیم از بگیرد پادشاه هفتجاں در بند اقلیمے دگر

**حکایت ۳** - سز هنگ زاده را بر در سرای معلمش دیدم که  
 عقل و کبیاستی و نعم و فرستے زائد الوصف داشت و هم از  
 عهد محمدی آثار بزرگی در ناصیه او پیدا و لغتان انوار زیرکی  
 در جبینش تبیین و **بیت**

بالای سرش ز هوشمندی مے تاقت ستارو بلندی  
 خے انجله مقبول نظر سلطان آمد - که جمال صورت و  
 کمال معنی داشت - و محکما گفته اند - توانگری بدل است نه

جمال - و بزرگی بقتل است نه جمال و **بیت**  
 کوکے کو بقتل پیر بود نژد اهل خرد کبیر بود  
 اهنای چش بر منصب او حسد مزوند - و سخنانے مشتمل  
 کردند - و در گفتن او شے بے فایده نمودند و **موضع**  
 دشمن چه کند چو رهنماں باشد دوست

بلک پز رسید که موجب خصمے ایناں در حق تو چیست گفت -

در سایہ دولت خداوندی دام منگہما ! ہنگیناں را راضی کر دوم  
مگر حسود۔ کہ راضی نے شود۔ الا بزوال نعمت من۔ و ہمال  
دولت خداوندی باقی باد ! قطعہ

توانم آنچہ نیازم اندرون کے  
حسود را چہ کنم کو ز خود برج در است  
زمیر اتا بر ہی آے حسود کیس رنجے است  
کہ از مشقت آں جز بزرگ نتواں رست  
قطعہ

شور سخاں بہ آرزو خواہند  
گر نہ بیند بروز شپہ چشم  
راست خواہی ہزار چشم چناں  
چشمہ آفتاب را چہ گناہ  
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ  
حکایت ۳۔ پادشاہے باغلاے عجمی در کشتی نشسته بود۔ و  
غلام ہزگیزہ دزیا ندیدہ۔ و محنت کشتی نیاؤمودہ۔ گزیہ و زارمی  
آغاز بہار۔ و لوزہ بر انداش افتاد۔ چندایک ملاحظت کردند۔ آرام  
بگرفت۔ و بلک را عیش ازو منقص شد۔ چارہ دانست۔ و حکیمے  
در آں کشتی بود۔ بلک را گفت۔ اگر فرمائی۔ من او را بطریقے  
خاموش گردانم۔ و گفت غایت لطف و کرم باشد۔ و بفرمود۔ تا  
غلام ما بدزیا انداختند۔ بارے چند غوط بخورد۔ از آں پس  
موتیش بگرفتند۔ و سبے کشتی آوردند۔ بہر دو دست در مسکان

کشتی در آویخت \* پچوں ساعتے بر آمد۔ گوشہ نشینت۔ و قرار  
 گرفت \* ملک را پسندیده آمد۔ و گفت۔ اندر میں چه حکمت بودہ گفت۔  
 اول منحت غرق شدن نیاز نموده بود۔ و قدر سلامت کشتی نے  
 دانست۔ همچنین قدر عاقبت کے دانہ۔ کہ بمصیبتے گرفتار آید \*  
 حکایت ۴۔ بر بالین مجربیت بیخجا پینمبر علیہ السلام منکوت  
 بودم در جامع دمشق \* کچے از مملوک عرب کہ بہ بے انصافی  
 مغرور بود۔ بزیارت آمد۔ و نماز گذارد۔ و حاجت خواست \* بیت

درویش و غنی بندہ این خاک درند

و آنکچ غنی ترند محتاج ترند

آنگاه روعے بمن کرد و گفت۔ از آنجا کہ بہت درویشان است۔  
 و صدق معاملہ ایشان۔ تو بجز خاطر ہزارہ من گنید۔ کہ از  
 دشمن صغب امید نیساکم \* گفتش۔ بر رعیت ضعیف رحمت کن۔  
 تا از دشمن قومی رحمت نہ بینی \* نظم

باردان توانا و ثروت سیر دست

خطاست چیرہ سیکین ناتوان شکست

نرسد آتجہ بر افتادگان نہ بخشاید

کہ کر ز پایہ در آید کش بچیر دست

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت

دماغ بہرہ پخت و خیال باطل بت

ز گوش پنپہ بر دوں آدو وار خلق بریدہ  
 وگر توے ندر ہی دلا رُو ز داسے بہت

### مشغولی

بہی آدم اعضاے یکو گیرند کہ در آفرینش ز یک جوہرند  
 چو عضوے برزد آدو رُو زگار وگر عضوہا را نمائد قرار  
 تو کر سختی در جگر بے غمی نشاید کہ ناست نہد آزمی  
**حکایت ۵** - یکے از رُو زبایے معزول شدہ بحلقہ ذرویشاں  
 در آمد۔ و برکت صحبتِ ایشان در وے اثر کرد۔ و محبتِ خلطوش  
 دنت داد۔ یک بار ویکج با وے دل خوش کرد۔ و عملش فرمودہ  
 قبول نکرد۔ و گفت - معزولی ہے۔ کہ مشغولی \* مہبامعی  
 آناں کہ بیچ عافیت بنشستند وندان سگ و دوان مزوم بستند  
 کاغذ پدیدند و قلم بنکشتند و ز دنت و زبانِ حریف گراں بستند  
 یک گفت - ہر آہنہ مارا خوردند کافی باید۔ کہ تدریبہر عفت را  
 شاید \* گفت نشان خوردند کافی آنت۔ کہ بیچیں کارنا  
 تن در ندرہ \* بیت

ہم سے بر ہمہ مرفاں از آں شرف وارو

کہ مہتوواں خورد و طائرے نیانند

**حکایت ۶** - یک دادو گنج فراواں از پور سیراٹ یافتہ

دنت کم بر کشاد۔ و وار سخاوت پندار۔ و لغت بے دریغ

بر سپاہ و رعیت پر سخت و قہر

نیاساید شام از طلبہ عود بر آتش نہ کہ چوں عسکر ہوید  
 بوزگی بادت بخشندگی کن کہ تا دانہ نیغستانی نہ روید  
 کجے از جلسای بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد۔ کہ ملوک پیشین  
 مرایں نعمت را بسنے اندوختہ اند۔ و براسے مضرت رہنماہ۔

دست ازین حرکت کوتاہ کن۔ کہ واقفہا در پیش است و دشمنان  
 در کیس۔ نباید کہ بوقت حاجت دزمانی و قہر

اگر عجبے کنی بر عاسیاں بخش رسد مرہر گدائے را برنجے  
 چرا نشانی از ہر یک جوسیم کہ گزود آید ترا ہر روز گنجے  
 ملک ندادہ روعے ازین سخن دزہم کشید و موافق طمع بلندش نیادہ  
 و مر او را زجر فرمود۔ و گفت۔ مرا خداوندی تعالیٰ مالک این ممالک  
 گزودانیہ است۔ تا بخورم و بچشم نہ پاسبانم کہ گنہدارم و بیست

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

نوشیروان نمزہ کہ نام بکو گذاشت

حکایت ۷۔ آدودہ اند۔ کہ نوشیروان عادل را در شکار گاہے

صیدے کباب سیکڑہ و نمک نمزہ۔ غلامے را بروستا فرستاد۔

تا نمک آرد و نوشیروان گفت۔ نمک بقیمت بیستاں۔ تا

بے رمی نشود۔ و وہ خراب بخرد۔ گفت۔ ازین قدر چہ

خلل زاید؟ گفت۔ بنیاد ظلم اول در جہاں اندک بوزہ است۔

ہز کہ آمد۔ بر آں مزید کرد۔ تا بدیں غایت رسید۔ **قطعہ**  
 اگر ز باغ رعیت یک خورد بے  
 بر آوردن غلامان او درخت از بیخ  
 بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد  
 زندہ لشکر یانش ہزار مرغ بہ بیخ  
**ہیت**

نماند تنگبار بہ روزگار بماند برو لغت پانہار  
**حکایت ۸**۔ عالی را شنیدیم کہ خانہ رعیت خراب کردے۔  
 تا خزائے سلطان آباداں کند۔ بے خبر از قول حکما کہ گفتہ اند۔  
 ہز کہ خلق را بیازارد تا دل سلطان بہشت آرد۔ خدایے تعالیٰ  
 ہماں خلق را برو نگارد۔ تا ہمار از ہماں او بر آرد۔ **ہیت**  
 آتش سوزاں مکتد با سپند آستچہ کند دودِ دل دوزخ  
 گویند سر جملہ حیوانات شیراست۔ و کمترین جانوراں خر  
 و بہ اتفاق خردشال خربار ہر بہ از شیر مزوم درہ ششوی  
 مشکیں خراچہ بے تمیز است چوں بارہے برو عزیز است  
 گادان و خران بار ہزار بہ ز آرمیان مزوم آزار  
 گویند یک راطرفی از ذمائم اخلاقی بقرائن معلوم شد۔  
 در تیکنج کشید۔ و بافواع عفویش بگشت۔ **قطعہ**  
 حاصل نشود رضای سلطان تا خاطر بندگاں نہ جوئی



خواہی کہ خدایے بر تو بخشد با خلق خدایے کن زکوی  
آزودہ اند کہ یحی از ستمدیدگان بر سر او بگذشت۔ و در حال  
تباہ او تامل کرد۔ و گفت : قطعہ

نہ ہز کہ ثقت بازوے و منصبے دارد

بسطنت ز سحر و مال مزدماں بجزاف

توان بخلق فرو بردن مستخوان درشت

وے شکم پردو چوں بگیری اندر نام

**حکایت ۹۔** مزدوم آزارے را حکایت کنند۔ کہ سنگے بر سر

صالحے زودہ و زویش را مجال از تمام نبود۔ سنگ ما با خود

ہے داشت۔ تا وقتے کہ ملک ما بر آں لشکری تخم آمد۔ و در

چاہہ زندانش کردہ و زویش بیاید۔ و سنگ بر سرش کوخت \*

گفتا تو کیستی؟ و ایں سنگ بر من چرا زوی؟ گفت من

فلانم۔ و ایں سنگ بہان بہت۔ کہ در نکلاں تاجیج بر سر من

زوی \* گفت چندیں روزگار کنجا بودی؟ گفت از جاہت اندیشہ

مے کردم۔ انقول کہ در جاہت دیدم۔ مودحت را عنایت

شمردم۔ کہ بزیر کاں گفتمہ اندہ \* مستحوی

ما سزائے را چو ربیعی بخت یار عاقلان تسلیم کردند اختیار

چوں نداری نانہن در زندہ تیز با بدایں آن ہے کہ کم گیری ستیز

ہر کہ با پولاد بازو پنچہ کرد ساعد بیہین نمود را رنج کرد

باش تا دستش بہ بندہ روزگار پس بکلام دستاں مغزش برآر  
 حکایت ۱۰۔ ایک روزن را خواجہ بڑو کریم القس و نیک مخضر  
 کہ ہنگامیں را در سواجہ محرمت داشتے و در عیبت نیکو گفتے \*  
 اتفاقاً از دوسے حرکتے صادر شد۔ کہ در نظر سلطان ناپسندیدہ آمدہ  
 مصادرہ فرمود۔ و عقوبت کردہ \* سرہنگان پادشاہ بسوابق اشام  
 مغتربہ بودند۔ و بشکر آل مہرین۔ در مدت تکمیل او برحق و  
 مہارطت کردندے۔ و زجر و محاببت روانہ داشتندے \* قطعہ  
 صلح با دشمن نمود کن و گرت روزے او  
 در تقاضایب کند در نظرش تنہیں کن  
 سخن آخر بدماں سے گزند موموسی را  
 سخن تلخ سخاوی دہش شیریں کن

تا آئینہ مضمون خطاب ایک بود۔ از عمدتہ بنصے از آں بد آمد  
 و بقیت در زندان بماند \* بچے از ملک فراموشی در نصیہ پایش  
 رفتن او۔ کہ ملک آں طرف قدر چھتاں بڑو گوار نہ داشتند۔ و بیعتی  
 کردند \* اگر خاطر عزیز تھاں بہ جانب ما ارتفاتے کند۔ در  
 رعایت خاطرش ہرچہ تمانتہ سنے کردہ نمود۔ کہ اعیان را این  
 ملکت بریدار دوسے مستحقند۔ و بہ جواب ایں محروف مستنظر \*  
 خواجہ بریں موقوف یافت۔ و از خطر آمد پیشیدہ در حال جوابہ مختصر  
 چنانکہ مصیبت دید۔ کہ اگر بر ملا آمدند۔ فتنہ نباشد۔ بر تقاضای ورق

بیخوشی - و روان کرد و یکے از مستعانتاں کہ بریں واقف بود -  
 ملک را اعظام کرد - کہ نکلاں را کہ جنس فرمودہ - با ملوک نواحی  
 مرسلت داد و ملک بہم بر آمد - و کشفت این خبر فرمود -  
 قاصد را بگریختند - و رسالہ را بجا آمدند - بفرستہ بود - کہ سخن  
 طعن بزرگان در حق بندہ بیش از فضیلت بندہ است -  
 و تشریف قبولی کہ فرمودہ اند - بندہ را امکان اجابت  
 آن نیست - بحکم آل کہ پروردگاہ نعمت این خاندانم - و بہ  
 اندک مایہ تغیر خاطر با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد -  
 چنانچہ گفتہ اند **بیت**

آن را کہ بجای شست ہر دم کرے  
 عذرش بہینہ ار کند بفرے ستے

ملک را سیرت حق شناسے او پسندیدہ آمد - خلعت و نعمت  
 بخشید - و عذر خواست - کہ خطا کردم - کہ ترا بے گناہ آزر دم \*  
 گفت آے خداوند! بندہ دریں حال مر خداوند را خطائے من  
 بیند - بلکہ تقدیر خداوند حقیقی چہیں بود - کہ مرا این بندہ را مہرب  
 برسد - پس بدست تو آدلتر - کہ حقوق سوابق نعمت و ایاریے  
 دست بریں بندہ داری - کہ حکما گفتہ اند **مشہوری**  
 گر گزنت رسد ز خلق مرغ کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ شیخ  
 از خداواں خلاف دشمن دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست

گزچہ تیر از کہاں ہے گزرو از کہاں دار بند اہل نرود  
 حکایت ۱۱۔ طلے را حکایت کنند۔ کہ پیروزم درویشاں  
 خریدے بیخف۔ و تو آنچراں را دادے بطرح صاحب دے  
 بر او گذر کرد۔ و گفت۔ سمیت

ماری تو کہ ہرگز راہ بینی بزنی یا بوم کہ ہر شجا نشینی بکنی  
 قطعہ

زورت از پیش سے رود با ما با خداوند نجیب وال نرود  
 زور شدی مکن بر اہل زمین تا جو جائے بر آسماں نرود  
 نظام ازیں سخن برنجید۔ و روستے از نصیحت او درہم کشید۔ و  
 بر او ایققات نکرود تا شبے آتش مطبخ در انبار پیروش متھاوہ  
 و سائر املاکش بسوخت۔ و از بیشتر نرودش بر خاکستر گروش  
 نشانہ بر اتفاقاً ہماں شخص بر روستے بگذشت۔ و دیدش کہ با  
 یاران بچھے گفت۔ جانم کہ ایں آتش از کجا در سراے من  
 افتاد؟ گفت از دووہ دیں درویشاں قطعہ

عذر کن ز دووہ دروہاے ریش کہ ریش دروں عاقبت سرگند  
 ہم بر گن تا توانی روستے کہ آہستہ جھانے ہم بر گند  
 ایں لطیفہ بر کلج کیستمر و نوشتہ بودہ قطعہ

چہ سالہاے فراوان و ٹھنہاے دراز  
 کہ خلق بر سر ماہر نہیں دستخواہ رقت

چنانچہ دست بدست آمدت منک بما  
بدشہای دگر ہتھیس بنخواہ رفت

حکایت ۱۲۔ یکے از موزرا پیش نووالتون مصری رَحْمَةُ اللهِ  
اعلیٰیہ رفت۔ و بہت خواست۔ کہ روز و شب بہ خدمت  
سُلطان مشغول و بجزیش امیدوار و از محفوتش تو سالہ ذوالنون  
بجزویت و گفت۔ اگر من خدا را مچنیں تزییدے کہ تو سلطان  
را۔ از جہنم صدیقان بوڑے قطعہ

گر بوڑے امید راحت و نوح  
پایے دزوش بر فلک بوڑے  
در وزیر از خدا تزییدے  
ہتھیس کہ ملک ملک بوڑے

حکایت ۱۳۔ یکے از موزرا بر زیر دستاں رحمت آوردے۔  
و اصلاح ہنگناں بجزیر تویسط کردے و اتفاقاً بخطاب ملک  
گر تبار آمد و ہنگناں در استخلاص او سنے کزوند۔ و موکلاں  
در مجاہدتن محافظت نمودند۔ و مجرورگان دیگر سیر نیک او در  
انواہ گفتند۔ تا ملک از سیر خطایے او در گذشت و صاحبیدے  
بریں حال اطلاع یافت۔ و گفت۔ قطعہ

تا ویل دستاں بدست آرمی بوستان پدر فرودختہ بہ  
بچترین دیک خواہاں را ہرچہ رحمت سمرات سوختہ بہ  
بابہ اندیش ہم بخونی کن دہن سگ بہ کقمہ دوختہ بہ  
حکایت ۱۴۔ یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد

خشم آلودہ و گفت۔ مٹاں سر پہنگ زادہ مرا دشنام ماور داد +  
 ماڑوں الرشید ازکان دولت ما گفت۔ جزاے چنیں کس چ  
 باشد؛ یکے اشارت بکشتن کرد۔ و دیگرے بہ زباں بربیدن و  
 دیگرے بہ مصادره + ماڑوں گفت۔ آے پسر! کہم آمنت  
 کہ عفو کنی۔ و اگر نشوانی۔ تو نیز دشنام دہ۔ نہ چنداں کہ  
 انتقام از حد بگذرد۔ آنگاہ ظلم از طرف تو باشد و دعوئے  
 از قبل خصم + قطعہ

نہ مزدانت آل بنزدیک خردمند  
 کہ با پیل و ماں پیکار جوید  
 بلے مزد آنکس انت از زوے تحقیق  
 کہ چوں خشم آیدش باطل نہ گوید

### مثنوی

یکے رازت خوئے داد دشنام تحمل کرد و گفت آے نیک فرجام  
 بتر ز آنم کہ خواہی گفت آنی کہ دامن عیب من مچوں من نلانی  
 حکایت ۱۵۔ با طائفہ بجزوگان در کشتی رشتہ بودم + زور تے  
 در پئے ما غرق شد۔ دو برادر در رگ داہے منقادند + یکے  
 از جزوگان تلاح ما گفت۔ کہ ریغیر ریاں ہر دو غریق را  
 کہ پنجہا دینارت بہر یک سے رہم + تلاح یکے را پد نایید و  
 آل دیگرے جاں بحق تسلیم کرد + گفتیم بقیت عمرش نمائندہ بود۔

از آن در گرفتن تقصیر کردی و ملاح بنخسید و گفت آنچه تو گفتی  
یقین است. و دیگر میل خاطر من برانیدن این بیشتر بود.  
سبب آنچه وقتی در راهی مانده بودم این را بر بیشتر خود نشانده  
و از دست آن دیگر تازیانه نخورده بودم و گفتم خدای تعالی رحمت  
گفت. که هرگز کار نیک کرد. برای نفع ذات اوست. و هرگز کار  
بد کرد. و بالش بر دست و قطعه

تا توانی درون کس مخراش کاندیس راه خادما باشد  
کار و درویش مشتند بر کار که مژا نیز کارنا باشد  
حکایت ۱۹ دو برابر بودند. یکی رخدمت سلطان کرده.

و دیگری بنوعی بازو نال نخورده و بارے آن توانگر درویش  
را گفت. که چرا رخدمت نکنی. تا از مشقت کار کردن  
برسی؛ گفت. تو چرا کار نه کنی. تا از مزالت رخدمت  
رشتگاری یابی؛ که هر دو منداں گفته اند. نان جو نخورون و  
بر دیس رشتن. از کر زریں بنهن و به رخدمت  
ایستاون و بیت

برنت آهک تفته کردن خمیر به از دست بر سینه پیش امیر  
قطعه

عزیز گرانمایه درین صفت شد تا چه خورم صیف و چه پوشم رشتا

لَهُ مَنْ عَمِلَ جَاهِلًا فَلَيْتَمِمْ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلِيَ جَاهِلًا

اسے شکمِ خیرہ بنانے بسا  
 تا کنگنی پشت بخندست دوتا  
 حکایت ۱۷۔ کے مشورہ پیش نوشیروان عادل بزد و  
 گفت۔ کہ نکال دشمن ترا خدا کے عترت و جلت برداشت پگفت۔  
 بیچ شنیدی۔ کہ ما فرد خواهد گذاشت؛ فرد

ما بزرگ عدو جایی شادمانی نیست  
 کہ زنده گاشتی ما نیز جاودانی نیست

حکایت ۱۸۔ اشکندر را پوسیدند۔ کہ رویا مشرق و مغرب  
 را بچہ گرفتگی؛ کہ ملک پیشیں را خدائیں و عمر و لشکر پیش  
 از تو بود۔ و چینیں ہفتی صیتر نشد پگفت۔ بتائید خدا کے  
 برتر ہر مملکت را کہ گرفتہ۔ رختیش را نیازوم۔ و نام پادشاهان

پیشیں بجز بر نیکوئی بزموم پیت

بزدگش سخاوند اہل خرد  
 کہ نام بزدگان برشتی برد  
 قطعہ

ایں ہمہ بیچ است چوں مے بگذرد  
 سخت و سخت و اتر و نئے و گیر و دار  
 نام نیک رفتگان ضائع کمن  
 تا رہمانہ نام نیکت بر قرار



## انتخاب از مالا مہدرمنہ

حمد و ستائش مرخصانے راست۔ کہ بذاتِ مقدس  
 خود موجود است۔ و اشیا با ایجاد او موجود اند۔ و در وجود  
 و بقا بوسے محتاج اند۔ و بوسے ہیچ چیز محتاج نیست۔  
 یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال۔  
 ہیچ کس را در ہیچ امر بوسے شرکت نیست۔ نہ وجود حیات  
 او ہنچس موجود اشیا است۔ و نہ علم او مشابہ علم شان۔  
 و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر  
 و ارادہ و قدرت و کلام مخلوقات مجازن و مشارک۔ غیر  
 از مشارکتِ راسخی ہیچ مجانت و مشارکت ندارد۔  
 حق توانا از کفر و تعصیت راضی نیست۔ و بر آل  
 عذاب مقرر فرمودہ۔ و از طاعت و ایمان راضی است۔ و  
 بہ ثواب بر آل و عہدہ فرمودہ۔

ہزاراں ہزار درودِ نامحسودِ مشاہدِ انبیا علیہم الصلوٰت کہ اگر  
 انہما بنوٹ نئے شند۔ کہ راہِ ہایت نئے دید۔ و یہ علومِ حقہ  
 نئے رسید۔ ہمہ انبیا بر حق اند۔ اول شان آدم است علیہ السلام  
 و افضل شان محمد است صلے اللہ علیہ وسلم باخاتم النبیین

است و مفرج او حق است۔ کتابہای آسمانی کہ بر  
 انبیا نازل شدہ۔ تورات و انجیل و زبور و قرآن مجید و  
 صحیفہ ہای ابراہیم علیہ السلام وغیرہ ہمہ حق است۔ و بر  
 ہمہ انبیا و کتابہای خدا ایمان باید آورد۔

بندگان خاص الہی را در صفات واجبی شریک دشمن  
 یا آنها را در عبادت شریک ساختن کفر است۔ چنانچہ دیگر  
 کفار بہ انکار انبیا کافر شدند۔ ہتچنان نصارت حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام را پسرخدا۔ و مشرکان عرب ملائکہ را مؤخران  
 خدا گفتند۔ و سر علم غیب با آنها مسلم داشتند۔ کافر شدند۔ انبیا  
 و ملائکہ را در صفات الہی شریک نباید کرد۔ و غیر انبیا را  
 در صفات انبیا شریک نباید کرد۔

آنچہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم با خبر داده است۔  
 باں ایمان باید آورد۔ و آنچہ فرمودہ است۔ بر آں عمل باید  
 کرد۔ و از آنچہ منع کردہ۔ باز باید ماند۔ و قول و فعل ہر  
 کس کہ سر مؤ از قول و فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم  
 مخالفت داشته باشد۔ آں را رو باید کرد۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم با یکے از صحابہ وصیت  
 فرمود۔ کہ شریک بجھا مکنی۔ اگرچہ گشتہ شومی و سوختہ شومی۔ و  
 نافرمانیہ والیرین مکن۔ اگرچہ امر گشتہ۔ کہ از زن و فرزند و

بال نخود بدر شو- و نماز فرض را عمداً ترک کن- هرگز نماز  
 فرض را عمداً ترک کند- زتمیز خدا از کسی برمی آید \*  
 از آن سرور حکیم التمام روایت کرده اند- که هرگز بر نماز  
 فرض محافظت کند- او را ثور و سخت و سخت باشد روزی  
 قیامت- و هرگز محافظت نکند- نه او را ثور باشد- نه سیه بان  
 و سخت- و با فرعون و نامان و قارون باشد \*

پازچه پوشیدن بقدر شیر عورت و دفع سزا و گزای  
 مهنیک فرض است- و زیاده از آن برای زینت مانور و  
 اظهار قیمت خدا و ادای شکر مستحب است- و مستنون  
 است که لباس انگشت نماند- و دامن و از تا نصف  
 ساق باشد- و دامن تا شست لنگ جلز است- و فرودتر از آن  
 حرام است- و شمله یک وجب بر زینت سنت مستحب  
 است- و زیاده تکلف در لباس بنا بر احوال و بجز حرام  
 است یا کرده- و بدون آن صحیح است \*

محصن و محضف و محضف مردان ما حرام است- نه زنان را  
 بر روایتی رنگ سترخ مردان را مطلقاً کرده است- مگر  
 محظوظ مثل سوسی \*

پازچه که تار و پودر آن از پیشم باشد- زنان را حلال است  
 و مردان را حرام- مگر مقدار چهار انگشت- چون علم -

و آنچه بود آن ابریشم و تار آن از چنبه یا صوف باشد -  
در حرب جائز است - و آنچه چو آن از چنبه است - و تار  
آن ابریشم مشروع است - در هر حال جائز است \*

زنان را زیور زر و نقره پوشیدن جائز است - و مردان  
را جائز نیست - مگر انگشتری نقره و کندن زر و نگینہ \*  
در حدیث آمده - کہ طلب حلال فرض است بقدر  
فروغش - و بهترین کتب عمل و سنت خود است - داؤد  
علیہ السلام عمل از سنت خود می کرد - و میخورد \*

هر که عبادت کند برای دیدن و شنیدن مرجم - نزد  
خدا ثواب آن نباشد \*

غیبت یعنی عیب کسی فاشیانه گفتن اگر چه موافق

نفس الامر باشد - حرام است - خواه عیب در دین او  
گنجد - یا در صورت یا در نسب - یا غیر آن - آنچه او را نامحوش

آید - مگر غیبت ظالم حلال است \*  
غیبت نیست مگر شخص معین معلوم را بد گفتن - اگر

بہل شریک را غیبت کند - غیبت نباشد \*  
غیبت یعنی سخن یکی بد یکی گفتن کہ موجب تافوتی

غیبت بین آنها باشد - نیز حرام است \*  
موتنام دادن دیگری را بزبان یا با اشاره سر یا چشم یا

دست یا مانند آن یا خریدن بر دے بر تہیکہ موجب  
 تنہا محرمیت او باشد۔ حرام است۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم! فرمودہ۔ محرمیت مال و آہرہ و مسلمان شہل  
 محرمیت خون او است۔ و کتبہ را فرمودہ کہ حق تعالیٰ ترا  
 چہ قدر محرمیت دادہ۔ لیکن محرمیت مسلمان و محرمیت خون  
 او و مال او و آہرہ و مسلمان او از تو زیادہ است +

تجسس حال مسلمانان برے عیب جوئے آنها حرام  
 است۔ و بدترین ذریعہ شہادت ذریعہ است و قسم ذریعہ  
 کہ ہاں مال مسلمانے را بہ ناحق تلف کند +

تقصیہ و سناقتہ کہ در میاں مہمہ۔ واجب است۔ کہ آن را  
 بشرع مجموع کند۔ و آنچه شرع در آن محکم کند۔ اگرچہ  
 خلاف طبع خود باشد۔ واجب است کہ آن را بطیب خاطر  
 قبول کند۔ نہ وہ دانستن آن کفر است و مستلزم انکار شرع +

موجب و کچھ کردن و نفس خود را از دیگران رہنم  
 دانستن و تغییر آن را حقیر دانستن حرام است۔ حق تعالیٰ نے  
 فرماید۔ نفس خود را بہ پاکی یاد کنید۔ بلکہ خدا ہو کہ را نے  
 خواہد۔ پاک مے کند۔ و باعتبار مرخاتہ راست۔ و خارتمہ  
 کے را معلوم نیست۔ کہ چہ خواہد بود۔ در حدیث

لَا تَرَوْا كُنَا اَنْفُسَكُمْ۔ بَلِ اللّٰهُ يَذَّكَّرُكَ مِنْ شَيْءٍ +

آمد۔ کہ حق تعالیٰ بھنے کساں را بہشتی نوشتہ است و  
 تمام عمر عمل دوزخ مے کند۔ و آخر کار تائب مے شود۔  
 و عمل بہشت مے کند۔ بہشتی مے شود۔ و بھنے کساں  
 را دوزخی نوشتہ۔ و تمام عمر عمل بہشت مے کند۔ آخر کار  
 نوشتہ ازلی غالب مے آید و عمل دوزخ سبکند۔ دوزخی مے شود \*  
 تافخر بہ انساب حرام است۔ و نیز تکاثر بہ مال و جاہ حرام۔  
 و خداوند تعالیٰ فرمودہ۔ کہ کریم تر نزد خدا مستحق تر است \*  
 بازی کردن بہ شطرنج یا نرد یا چوسر یا مانند آن حرام  
 است۔ و اگر در آن مال مشروط باشد۔ رمار باشد و حرام قطعی  
 و گناہ کبیرہ باشد۔ و منکر خدمت آن کافر۔ و نیز لعب  
 پرانیدن کبوتر یا چنگانیدن موزع و مانند آن حرام است \*  
 کسے کہ بر تو انساں کند۔ شکر او کردن و مکافات نمودن  
 مستحب است یا واجب۔ و انکار کردن و کفر آن نمودن  
 منصیت است۔ چہ ہر کہ شکر بندہ نہ کردہ۔ شکر خدا نکردہ \*  
 کثرت درود بر پینمبر صلی اللہ علیہ وسلم مستحب است۔  
 و خالی بودن مجلس از ذکر خدا و درود بر پینمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم گنہوارہ است \*

مرد و تشبہ بزناں۔ و زن را تشبہ برہواں۔ و مسلم

لہ ان اکرمکم عند اللہ الفکر۔

را تشبیه بکفار و فساق حرام است \*  
محقق مسلمان بر مسلمان شش چیز است - عیادت  
مریض - حضور جنازه - قبول دعوت و سلام - تشییع باطنس -

غیر خواهی هم در حضور و هم در غیبت \*  
باید که دوست دارو مسلمان براس مسلمان آنچه براس  
نفس خود دوست دارو - و مکروهه دارو در حق آنها آنچه  
براس خود نه پیشدو - و رد سلام واجب است \*

آنچه در احادیث کباره وارد شده - بشماریم - بزرگ - نافرمانی  
والدین - قتل نفس - قتل مورخ - شهادت دروغ - دشنام مخصوصه -  
خوردن مال یتیم - خوردن براب - گریختن از جنگ کفار - قتل  
فوزد - چنانکه کفار و مخترا را قتل می کردند - زنا مخصوصا با  
زن همسایه برقه - قطع طریق نبی بر امام عادل - سحر کردن \*  
در حدیث آمده که جزو گنجه کباره آن است که کسی  
پدر و مادر خود را دشنام دهد - گفتند - والدین را چگونه کسی  
دشنام دهد - فرمود - والدین را چگونه دشنام دهد - او والدین  
و یا را دشنام دهد \*

در حدیث علامات منافق این است - دروغ گوئی -  
تخلف و تدلی - خیانت در امانت - غدر بفرع عمد - دشنام در  
تاریخت \*

# انتخاب از چند نام سیدی علیه الرحمۃ

که هشتم اسیر کندی هوا تونی غاصیاں را خطا بخش و بس خطا در گزار و صوابم نما	کریمیا بخشای بر حال ما نزاریم بخیر از تو فریاد رس نگهدار مارا از راه خطا
---	--

## در شناسایی پیغمبر صلی الله علیه وسلم

شایسته محمد بود در پذیرایی که عرش مجیدش بود مستحکا که بگذشت از قصر نیلی رواق	زبان تابود در زبان جایگیر چیب خدا اشرف انبیا سوار جهان گیر بحرال اوراق
--	--

## در صفت تواضع

شود خلق صنیای ترا دوستدار که عالی بود پاییز دوستی تواضع بود سرواں را طراز نزیب در مردم بجز مردمی رهند شایخ پر میوه سر بر زمین کنند در بهشت ریس جایت تو	دلاگر تواضع کنی اختیار تواضع بود مایه دوستی تواضع کند مرد را سرفراز تواضع کند هر که هست آدمی تواضع کند هو شمشیر گزین تواضع بود عزت افزای تو
---	--

## در مدح صفت

که گویند که در دشمن دانی بسیر	کبر کن زینهار آس بر پیر
-------------------------------	-------------------------



<p>عکبر ز دانا بود تا پیشه          تکبر بود عادت جاہلان          تکبر عزرایل را خوار کرد          تکبر بود مایه مذہبری          چو دانی تکبر چرا سیکنی          غریب آید این معنی از پیشه          تکبر نیاید ز صاحبہ لال          بزرگان لغت گرفتار کرد          تکبر بود اصل بد گوہری          خطا سیکنی و خطا سیکنی</p>	
---	--

در فضیلت علم

<p>بنی آدم از علم یابد کمال          پئے علم چوں شمع باید گداحت          خردمند باشد طلبکار علم          کس را کہ شد در ازل بختیار          طلب کردن علم شد بر تو فرض          بزود من علم گیر مستوار          میاوس جز علم گر عاقلی</p>	<p>نه از حشمت و جاه و مال و منال          کہ بے علم نتوان خدا را شناخت          کہ گزوم است پیوسته بازار علم          طلب کردن علم کرد و اختیار          و گر واجب است از پیش قطع از من          کہ عیلت رساند بد از انقرار          کہ بے علم بودن بود غافل</p>
--	--

در امتناع از صحبت جاہلان

<p>دلا گر خردمندی و ہوشیار          ز جاہل گریزند چوں تیر باش          ترا اژدہا گر بود یار غار          اگر خصم جان تو عاقل بود          ز جاہل نیاید جز افعال بد</p>	<p>مکن صحبت جاہلان اختیار          سپاسختہ چوں شکر شیر باش          ازال بہ کہ جاہل بود نمکسار          بہ از دوستی سارے کہ جاہل بود          وزد نشنود کس جز اقوال بد</p>
--	--

که جابل جکو عاقبت کم بود که ز تنگ مویا و معصبا بود	سراخجام جابل جستم بود ز جابل صدر کردن آدله بود
---	---

در صفت طاعت و عبادت

<p>بود میل خاطر بطاعت مدام که دولت بطاعت توان یافتن دل از نور طاعت منور شود که بالا ز طاعت نباشد مهنر که فدا ز آتش شوی رشتکار که حاصل کنی دولت پایدار که روشن ز نور شید باشد همان در آبران طاعت نشیننده باش در اقلیم دولت شوی شهریار</p>	<p>کے را کہ اقبال باشد غلام نشايد سر از بندگی تا فتن سعادت ز طاعت مستبر شود ز طاعت نہ بيچد فرزند سر به آب عبادت وضو تازه دار نماز از سر صدق بر پايے دار ز طاعت بود روشنائي جان پرستندؤ آفريننده باش اگر حق پرستی کنی را اختيار</p>
--	--

در صفت وفا

<p>که بے سگه راسخ نباشد در رم شوی دوست اندر دل دشمنان که در موی جالین نباشی خجل بزدلن ز پاراں خلاف وفاست</p>	<p>ولا در وفا باش ثابت قدم ز راه وفا گر نہ پیچی عنان مگدواں ز کویے وفارویے دل جدائی ز احباب کردن خطاست</p>
--	--

در فضیلت شکر

نشايد که بندو زبان سپاس	کے را کہ باشد دل حق شناس
-------------------------	--------------------------

<p>کہ واجب بود شکر پڑوزگار      ترا فتح از در آید ز شکر      گزاری نباشد یکے از هزار      کہ اسلام با شکر او زیور است      بدست آدمی دولت جاوداں</p>	<p>نفس جز بشکر خدا بر میان      ترا مال و نعمت فزاید ز شکر      اگر شکر حق تا بہ روز شمار      دے گفتن شکر اولے تر بہت      گر از شکر ایزد نہ بندمی زبان</p>
<p>در صفت راستی</p>	
<p>شود دولت ہمدم و سخت یار      کہ از راستی نام گزود۔ بلند      ز تار یکجے جہل گیری کند      کہ دارد فضیلت یہاں بر میان      کہ در گلبن راستی خار نیست</p>	<p>دلا راستی گر کنی اختیار      نہ پیچید سر از راستی ہوشمند      دم از راستی گزنی صبح وار      مزن دم سحر راستی ز بہار      چہ از راستی در جہاں کار نیست</p>
<p>در مذمت کذب</p>	
<p>بچا روز محشر شود رشکار      چراغ دلش را نباشد فروغ      دروغ آدمی را کند بے وقار      کہ کاذب بود بخوار و بے اعتبار      ادو گم شود نام نیک آے سپر</p>	<p>کے را کہ ناراستی گشت کار      کسے را کہ گزود زبان دروغ      دروغ آدمی را کند شرمسار      دروغ آے برابر گو ز بہار      ز ناراستی نیست کارے بتر</p>

# انتخاب از پندنامہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ

## حمدِ خدای تعالیٰ

آنکھ ایمان دادِ مہشتِ خاک را  
 عالمے را در دے ویراں کند  
 نیست کس را ز تہرہ چون و چرا  
 دیگرے را بیچ و زحمت میدہد  
 دیگرے در حسرت ناں جاں دہد  
 دیگرے کز وہ دہاں از فاقہ باز  
 دیگرے ٹھنتہ برہنہ در تہور  
 دیگرے بر خاکِ خواری بستہ شیخ  
 کس نے آرد کہ آبخا دم زند  
 طفل را در مہند گویا او کند  
 ایسے بجز حق دیگرے کے می کند  
 آسمان را بے سستوں دارو نگاہ  
 قول او را سخن نے آواز تے

حمدِ بیحد مر خدای پاک را  
 اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند  
 بہت مستطانی مسلم مرو را  
 آں کے را گنج و نعمت میدہد  
 آں کے را زرد و صد ہنمایاں دہد  
 آں کے بر تخت با صد عورت و ناز  
 آں کے پوشیدہ شجاب و سمور  
 آں کے بر بہتر کجواب و شیخ  
 طرقتہ اکتینے جہاں برہم زند  
 بے پدر فرزند پیدا او کند  
 ہزاروں صد سالہ را کے می کند  
 از زمین خشک رویا ند گیاہ  
 پنچیس در شکاب او اہواز نے

در نعت سید المرسلین صلوات الله علیهم وسلم

آنچه عالم یافت از نوزش صفا  
آخر آمد بود فخره الاتوبین  
انبیا و اولیا مستحتاج او  
منجیه او شد همه روزه زمین  
بروے و بر آل پاک طایرین  
در رسول دال و اضحایش تمام

بعد ازین گوئیم نعت مصطفی  
سید الکوئین ختم المرسلین  
آنکه آمد نه فلک بعراج او  
شد موجودش رحمة للعالمین  
صد هزاران رحمت جاں آفرین  
هر دم از ما صد درود صد سلام

مناجات

ما گنہگاریم و تو آمرزگار  
بجزیم بے اندازه بیحد کرده ایم  
آخر از کرده پشیمان گشته ایم  
غافل از امر و نواهی بوده ایم  
با حضور دل نکودم طاعت  
آبروے نخود بعضیاں رشیده  
ز آنکه نخود فرموده لا تقسطوا  
نامید از رحمت شیطان بود  
رحمت گردد شفاعت خواه سن  
پیش از آن کاندز لحد خاک کنی  
از جہاں با نور ایمانم برسی

پادشاهان مجرم ما را در گذار  
تو نیکو کاری و ما بد کرده ایم  
ساکها در بند عصیان گشته ایم  
روز و شب اندر محاصی بوده ایم  
بے گنه بگذشت بر ما ساعتی  
بر در آمد بنده بجز بیخسته  
سفرت دارو امید از لطف تو  
بخش انطاف تو بے پایاں بود  
نفس و شیطان زو کر یا راه من  
چشم دادم که گنه پاک کنی  
اندر آن دم که بدن جانم برسی

تزو رغیب خاموشی

<p>آے برادر گر تو ہستی حق طلب عاقلاں را پیشہ خاموشی بود خاشی از کذب و فیست و اجبست آے برادر جز نمناے حق گو دل ز مپگفتن بر میرو در بدن</p>	<p>جز بفرمان خدا کشاے لب پیشہ جاہل فراموشی بود اہل است آں کو گفتن رغیاست قول خود را از برائے حق گو کز چه گفتارت بود در عدن</p>
---	--

عمل خالص

<p>پاک داری چار چیز از چار چیز خوشنشین را بعد از آن مومن شمار تا کہ ایمانت میفتد در زریاں شمنج را ایمان ترا باشد ضیا مزدو را ایماندار باشی والسلام</p>	<p>گر تو باشی اہل ایماں آے عزیز از حسد اول تو دل را پاک دار پاک دار از کذب و از حیبت زباں پاک گر داری عمل ما از ریا چوں شکم را پاک داری از حرام</p>
--	---

منع از کثرت خواب و طعام

<p>بہنجو حیواں بہر خود آشور ساز پہ مخور آخر بہائم نیستی بہر گوہر خود چرانے بر فرود حفتگان را بہرہ از انعام نیست</p>	<p>ز آب دناں تالک شکم را پر ساز روز کم مخور گرچہ صائم نیستی اکیہ در خوابی ہمہ شب تا بزوز خواب و مخور جز پیشہ انعام نیست</p>
---	---

منع از خود آرائی و خود ستائی

<p>خود ستائی پیشہ شیطان بود</p>	<p>ہز کہ خود را کم زند مزد آں بود</p>
---------------------------------	---------------------------------------

<p>تا قیامت گشت لموس لاجرم نور نار از سرکشی کم می شود گشته مقبول آدم از مستغفیری خوشه چوں سر بر کشد پستش کند</p>	<p>گفت شیطان من ز آدم بهترم از تواضع خاک مردهم می شود رانده شد ابلهس از مستکبری وان پست افتد ز بر دستش کند</p>
<p>نشان ابله</p>	
<p>با تو گویم تا بیانی آگهی باشد اندر جنتین عیب کساں آنکه آسید سخاوت و سخاقت بیج قدرش بر در مقبول نیست کار او پیوسته بد شجوهی بود</p>	<p>چار چیز آمد نشان ابله عیب خود را بد نه بیند در جهاں شخص مشغول اندر دل خود کا نشان هر که خلق از خلق او خوششود نیست هر که او را پیشه بد شجوهی بود</p>
<p>تاکید به یاد حق</p>	
<p>گر خبر داری ز عدل و داد حق در تغافل گذران آیام را مزهیم آمد ایس دل مجروح را اندر آن دم همدم شیطان شوی تا بیانی در دو عالم آبرو ذکر بے اخلاص کے باشد در دست هفت انحضرت ذکر آے سپر باز در آیات او بجز اینستن</p>	<p>باد دائم آے سپر در یاد حق زنده دار از ذکر صحیح و شام را یاد حق آمد غذا ایس روح را گر زمانے غافل از رحماں شوی سوینا ز ذکر خدا بسیار گو ذکر را اخلاص مے باید سخت هست مر هر عضو را ز ذکر دیگر ذکر چشم از خوف حق بجز اینستن</p>

<p>یارے ہر عاجز آمد زکر دست  استماع قول رحماں زکر گوش  اشتیاق حق بود زکر دست  خواندن قرآن بود زکر لسان  تسبیح زلفشہای حق میکان مدام  حمد خالق بر زباں دار آسے سپر  لب مجنباں جز بند زکر کردگار</p>	<p>زکر یا خوشیاں زیارت کردن است  تا خوانی روز و شب در زکر گوش  گوش تا اس زکر کرد و حاصلت  ہرگز ایں نیست بہت از مخلصاں  تا کند حق بر تو نعمتا تمام  عمر تا بز باد نہدی سر بسر  ز آنجہ پاکاں را ہمیں بود بہت کار</p>
<p>سعادت</p>	
<p>بر سعادت چار چیز آمد دلیل  از سعادت ہرگز را باشد نشاں  ہرگز را باشد سعادت رہنما  ہرگز را بہت سعادت گشت یار  گر تو خود نار ہوا را کشتم</p>	<p>شیرج ایں ہر چار بشنو آسے خلیل  باشدش تہذیبی با دوستاں  صبر دارد از جفاے نامنرا  در جہاں باشد بدشمن سازگار  وال کہ از اہل سعادت گشتم</p>
<p>چار چیز را حقیر نباید شمر و</p>	
<p>چار چیز آمد بزرگ و معتبر  ز آں کیے خضم است و دیگر آتش است  چارمی دانش کہ آراید تیرا  ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر  وز آتش چو شد افر و خستہ  علم گر اندک بود خوارش مدار</p>	<p>مے نماید خود لیکن در نظر  باز بیماری کہ و دل نامخوش است  ایں ہمہ تا خود نماید ترا  از بلاے او کند روزے نصیر  بینی از وے عالمے را سوختہ  ز آنجہ دارد علم تقدیر بے شمار</p>



<p>وزنہ بینی ریحہ در میچاگرگی خوف آں باشد کہ برگردد وزواج پیش از آں کہ پا در آئی لے پسر وائے آل ساعت کہ گیرد اہتہاب</p>	<p>سج اندک را بکن غنوخواری درد سر را گر بجنود کس علاج باش از قول مخالفت پر حذر آتش اندک توان گشتن باب</p>
---	---

### ذمت خشم و غضب

<p>چار دیگر ہم شود متوجہ ریز خشم را نمکند پشیمانی علاج حاصل آید خواری از کابل تنی بندہ از شوئے او رسوا شود جز پشیمانی نباشد حاصل دوستاں گزوند آخر موشمش آید از خواری بپایش تیشہ عاقبت ریند پشیمانی سے نیت آدم کتر از گاو و خرنات</p>	<p>آسے پسر ہر کس کہ دارو چار چیز عاقبت رشوائی آید از بھاج بیمکاں از کبر خیزد موشمنی چوں لوجی در سیاں پیدا شود خشم نخو را چونکہ ماند جاہلے ہرز کہ گشت از کبر بالا گزوش کابلی را ہرز کہ سازد پیشہ خشم نخو را گر فرد نخورد کہ ہرز کہ او افتادہ و تن پزور است</p>
--	---

### بیان چار چیز کہ باز گزاردن آں محال است

<p>از محالات است باز آوردنش یا کہ تیرے جنت بیروں از کماں کس نہ داند قضاے رقتہ را</p>	<p>چار چیز است آنکہ بعد از رفتنش چوں حدیثے رقتہ ناگہ بر زباں باز چوں آمد حدیثے گشتہ را</p>
--	--

<p>بچنیں عمرت کہ ضائع ساختی پس نہ اشہائے بیبارش بود چوں بگھتی کے توان بہفتش</p>	<p>باز گے گردوچوں تیر انداختی ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود تا نہ گفتی مے توان گفتش</p>
---	--

بیان چار چیز کہ خوارسی آرد

<p>آنشود این منکتہ جز اہل تیز رہیند او چارہ و گر بے اختیار ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد عاقبت روزے پشیمانی خورد بر دلش آخر کشید بارہا دوہتاں بیشک کند ازوے فرار</p>	<p>چار چیزت بر وہد از چار چیز ہر کہ زو صابو شود این چار کار چوں سوال آوزد گردو خوار مرو ہر کہ در پایان کارے ننگد ہر کہ نکتہ احتیاط کارنا ہر کہ گشت از نحوے بد ناساز کار</p>
--	---

عطایے حق

<p>با تو گویم یاد گیرش آسے سلیم والدین از غیوش راضی کردن بہت چارمی نیکی بخلق نازد</p>	<p>چار چیز انت از عطاناے کریم فرض حق اول سجا آوزدن بہت حکم دیگر چیت با شیطان جہاد</p>
---	---

در بیان آنکہ آبرو و ریزو

<p>تا نرزد آبرو دیت در نظر ز آنکہ گردمی از روخت بے فروغ آبروے خود نرزد بیگماں</p>	<p>دور باش از ہنج خضلت آسے سپہ اولا کم گوے با مردم دروغ ہر کہ اشتیزہ کند با مہتران</p>
---	--

گر بریزد آبرو نبود عجب  
 کز بگسارای بریزد آبرو  
 وز حماقت آبروے خود مرید  
 دایما خلق نحوے بایت  
 ز آبروے خویش بیزاری کند  
 تا بخورد آبرویت آپ جو  
 تا بود پیوسته در موج تو نور  
 آے برادر هیچکس را بد گو  
 از حسد در روزگار کس نہیں

پیش مزدوم ہرگز نہ بود ادب  
 از بگساراں باش آے نیکو  
 آے پسر با منتراں کمتر بتیز  
 گر بعالم آبروے بایت  
 ہرگز آہنگ بگساری کند  
 جز حدیث راست با مزدوم گو  
 از خلات و از خیانت باش دور  
 گر ہے خواہی کہ گویند نیکو  
 تا نباشی در جہاں اندوگہیں

### در بیان آنکہ آبرو پیغمبر اید

وز بیخلی بے خود ملعول شود  
 آبروے او در افزایش بود  
 تا بروے خویش یعنی صد ضیا  
 تا کہ گزود در ہنر نام تو فاش  
 رتر خود با دوستان کمتر رساں  
 آنچه خود نہماہد باشی بر مدار  
 تا ندرد پزودہ ات شخصے دیگر  
 تا نیارو پس پشیمانیت بار  
 دست کوتہ وار و ہر جانب ستار  
 تا شناسد دیگرے قدر تو ہم

از سخاوت آبرو افزوں شود  
 ہرگز بر خلق بخشایش بود  
 باش دائم بود بار و با وفا  
 بود بارمی جوے و بے آزار باش  
 تا پماند رازت از دشمن رہاں  
 تا نگردی پیش مزدوم شرمناں  
 آے برادر پزودہ مزدوم مدد  
 با ہوائے دل مکن ز ہمار کار  
 تا زبانت نبود آے خواجہ دراز  
 قدر مزدوم را شناس آے محترم

زندہ شمارش کہ ہست از مژوگان  
 کے ٹوٹوگر سادوش مالِ جہاں  
 عقو پیش آرزو ز جہش در گذر  
 نیز باش از خمتش امید وار  
 صحبت پر مینگارایں مے طلب  
 حرص و بغض و کینہ زہر قائل اند  
 قائل اند آسے خواجہ نادانان چو زہر  
 خود کسے از زہر کے یاد حیات  
 در بر دیکے دستاں بختاوان است  
 خویش را کمتر ز نادانان شمر

ہزرا قدرے نباشد در جہاں  
 از قناعت ہزرا بنوہ نشان  
 بر عدو خویش چوں یابی ظفر  
 دایما میباش از حق ترس گار  
 با تواضع باش تو کن با ادب  
 صبر و علم و حکم تزویق دل اند  
 پنہو تزویق اند دانایان زہر  
 مزوم از تزویق مے یاد سخات  
 حق مجملہ کار ماناں داوان است  
 گزچہ دانا باشی و اہل مہنر

### معرفت اللہ

تا بیابی از خدا کے خود خبر  
 در مختار بند بقائے خویش را  
 خود حق را لائق و ارشادہ نیست  
 بیسج با مقصود خود واصل نشد  
 حق تعالیٰ را پرانی با عطا  
 ہزکہ عارف نیست گرد و ناسپاس  
 کار عارف مجملہ باشد با صفا  
 غیر حق را در دل او نیست جا

معرفت حاصل کن آسے جان پر  
 ہزکہ عارف شد خدا کے خویش را  
 ہزکہ او عارف نباشد زندہ نیست  
 ہزکہ اورا معرفت حاصل نشد  
 نفس خود را چوں تو شناسی ولا  
 عارف آل باشد کہ باشد حق شناس  
 ہست عارف را بیل رہرو وفا  
 ہزکہ او را معرفت بخشہ خدا

صدقہ

صدقہ میدہ در بہمان و آشکار  
 تا بلانا از تو گرداند رالا  
 بیگماں عومش زیادت مے شود  
 بہترین مزدماں اورا شناس  
 در میان خلق ذو بنود پتر  
 نیست عقل آں را کہ باشد نابکار  
 کاغزی از قہر حق گر ایمنی

تا امان یابی ز قہر کزدگار  
 صدقہ دہ ہر بانداد و ہر بگاہ  
 ہر کہ اورا غیر عادت مے شود  
 آنچہ نیکی میکند در حق ناس  
 آنچہ از دوسے ہست مزدوم ماحضر  
 دیں نثارو ہر کہ بنوکہ ترس گار  
 با درع باش آے پسر گرموینی

تقسیم بہمان

بہت بہمان از عطایے کزدگار  
 پس گناہ میزبان را مے برد  
 باز دارد بہمان از مشکش  
 تا بیابی عہدت از رحماں تو نیز  
 از دوسے آرزوہ خداؤ ہم رسول  
 خویش را شایستہ رحماں کند  
 تا گرانی بنودت از بہمان  
 تا در بہت در بہشت عدن جا  
 حق روید او را ز رحمت نامہ  
 بر سر از وقبال یابی تہج را

آے برادر بہمان را نیک دار  
 بہمان روزی بخو مے آورد  
 ہرگز کہ جبار دارد مو شمنش  
 آے برادر دار بہمان را عزیز  
 ہرگز کہ شد طبع از بہمان کول  
 بندہ کو خدمت بہمان کند  
 از تکلف دور باش آے میزبان  
 ناں پدہ بر جائعاں بہر خدا  
 با تین عور آنکہ بشخشد جائد  
 گر بر آری حاجت محتاج را

خیر وزرد در رهنان و آشکار  
در پئے مژدار چوں کز گس مرد  
ہر چہ بینی نیک زمین و بد بس

ہرگز کا باشد بدولت بخت یار  
تا سخنانندت سخنان کس مرد  
گر کنی خیرے تو اک از خود بس

### نصائح دینی و دنیوی

نفس را بد خو میا موز آسے پسر  
پیش شاست خواب ہم آمد حرام  
در میان آفتاب و سایہ خواب  
راستماع علم کن ز اہل علوم  
روز گردینی تو روی خود راست  
مونسے باید کہ تفریحیت مجود  
نزد اہل علم سرد آمد چو سخ  
در میان شاں نیائی زینہار  
روز و شب میباش دائم در دعا  
روز بکوئی کن نکوئی در رنہاں  
مشصیت کم کن بعالم زینہار  
ایزد اندر رزق او نقصاں کند  
در سخن کذاب را بنہود فروع  
خواب کم کن باش بیدار آسے پسر  
در نصیب خویش نقصاں سیگند

خواب کم کن اول روز آسے پسر  
آخر روزت بکو بنور سنام  
اہل حکمت رائے آید صواب  
دست را بر رخ زدن شوم است شوم  
شب در آیینہ نظر کردن خطاست  
خدا گر تنہا تو تمارکیت مجود  
دست را کم زن تو در زیر زرخ  
چار پایاں را چو بینی در قطار  
تا فراید قدر و جاہت را خدا  
تا شود عمرت زیادہ در جہاں  
تا زکاہد روزیت در روزگار  
ہر کہ رو در فتنق و در عیضیاں کند  
کم شود روزی ز گفتار فروع  
فاقہ آرد خواب بیدار آسے پسر  
ہر کہ در شب خواب مویاں میکند

بول عزایاں ہم فقیرمی آورد  
 در جنابت بد بود نمودن حمام  
 ریزه نال را میفکن زیر پا  
 شب مزین جادوب ہزگز خانہ در  
 گر بخوانی باب وامت را بنام  
 گر ہر چہ بے گنی وہاں رحال  
 دست را ہزگز بخاک و گل مشو  
 آسے پسر بر آستان در شیش  
 تیغہ کم کن زیزہ در پتہویہ در  
 در خلا جا گر طہارت سے گنی  
 جامہ را بر تن نشاید درختن  
 گر بدامن پاک سازی زویہ خویش  
 ویر رو بازار و بیروں آسے زودو  
 نیک بنود گر گشتی از دم چراغ  
 کم زن اندر ریش شانہ مشترک  
 از گدایاں پارہ ماسے نال مخز  
 دور کن از خانہ تار عنکبوت  
 خراج را بیروں بے اندازہ کن  
 برسترس گر باشد تنگی کن

اندرہ بسیار و پیری آورد  
 ہا پنداشت اس بنر و خاص عام  
 گر ہے خواہی تو نعمت از خدا  
 خاکروب ہم مینہ در زیر سر  
 نعمت حق بز تو سے گزود حرام  
 بے نوا گزوی و مفتی در وبال  
 از براس دست شستن آب جو  
 کم شود روزمی ز کردار مچہیں  
 باش دارم از مچہیں خصالت بدر  
 وقت نمود راہاں کہ غارت میکنی  
 باید از مرداں ادب آموختن  
 روز بیت کم گزود آسے درویش میش  
 دم تھہ از رفتن نیابی بیچ سوو  
 رہ بدہ دوو چراغ اندر و مانع  
 ز آنچہ آل خاص تو باشد خوشترک  
 ز آنکہ سے آرد فقیرمی آسے پسر  
 باشد اندر ماندنش نقصان ثروت  
 خشک ریش خویش را تازہ کن  
 چونچہ را ہواری بود لشگی کن

## بیان آنکہ دوستی را نشاید

تو طمع ز آل دوست بزوار آئی سپهر  
دوست شمارش بدو ہندم مہاش  
از چہاں کس خویشین را دوردار  
دور از دستے باش تا داری حیوۃ  
گر سپر خود بر قدمہای تو شود  
نصیم ایشان شد خدا کے داوگر  
زینہار او را مگوئی مرجا

دوست بد باشد زیاں کار آئی سپهر  
ہر کہ میگوید بد بہای تو فاش  
دوستی ہرگز مکن با باوہ خوار  
سختی کر سیکند ترک زکواۃ  
دوست ز آنکس کہ خواہد از تو شود  
آئی سپر او شود خواراں کن صذر  
آنکہ از مزدوم ہے گہر و رہا

## غرضیاری مرموم

ز آنکہ بہت را این سقت غیر اکبشر  
در مجالس خدمت انتخاب کن  
تا ترا پیوستہ وارہ حق عزیز  
عروش حق در جہش آید آں زباں  
مالک اندر دوزخش پزیاں کند  
باز یابد جنت در بستہ را  
از چہاں کس دور میباش آئی سپر  
تا عزیز و گراں باشی تو نیز  
کیس ز سپر تہا ہے خوب اولیاست  
تا خیر و در بدن قلب آئی غلام

بر سر بالین بیماریاں گذر  
تا توانی کشہ را سیراب کن  
خاطر ایتام را در یاب نیز  
چوں شود گزیاں تہیے ناگہاں  
چوں تہیے را کسے گزیاں کند  
آنکہ خندان تہیے خستہ را  
ہر کہ استراحت کند فاش آئی سپر  
در جوانی دار پیراں را عزیز  
بر ضعیفان گر جہشانی روشت  
بر سر سیری مجر ہرگز طعام



<p>خود دن پر شخم بیماری بود          کاؤب بد بخت را بنور وفا          مر بخیال را مروت کم بود          باش درم طالب قوت حلال          در تن او دل ہے میر و تمام</p>	<p>حلیت مردم ز پر خوارمی بود          راحت نبود حسود شوم را          گوید بد خو کجا محکم بود          تا نشود رین تو شافی چون زلال          آنچه باشد در پی قوت حرام</p>
---	--

صلیہ رحم

<p>تا کہ گردد مدت عمر تو بیش          بیگماں نقصاں پذیرد عمر او          چشم خود قوت عقارب می کند          نامش از روستے بدی افسانه شد</p>	<p>کو بپزیریدین بر خویشان خویش          ہر کہ گرداند ز خویشاوند رو          ہر کہ او ترک اقارب می کند          ہر کہ او از خویش خود بیگانه شد</p>
--	---

خاتمہ

<p>اہل دنیا را ہمیں وافی بود          و آنچه اینہا کار بند و کامل بہت          ہنہنشین اولیا باشد مدام</p>	<p>اہل دین را ایں قدر کافی بود          ہر کہ اینہما را بداند حافل بہت          در جوار انبیا و از السلام</p>
--	---

صوحا

<p>چشم پرمزودہ تباب و تب بود          صلحت راہ سعادت پوشیم</p>	<p>یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسید          شہد شہادت نوشیم</p>
--	--

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس  
 ہم تو سے باشی مرا فزا درس

## انتخاب از حملہ حمیریہ

پس از رفع عیسا علیہ السلام  
 ز نور ہرے خلق گشتند دور  
 نشد اندر آل مدت دیر یاز  
 بجزاب طاعت سرے خم نشد  
 نشد چشم کس تر باشک ند  
 شد از دور تیرہ ز نجلِ موس  
 ز نادانے خویش قوم یہود  
 شد آواز ناقوس تواسا بلند  
 ز تلمیس راہیں شخصے زنت  
 چہیں بود احوال عالم خراب  
 بگزارد ماشم گلے بر شکفت  
 باغ رسالت رہاے دید  
 چراغ ہدایت چنہاں بر فروخت  
 چو سق شریف نبی الوریے ق  
 فرود آمد از آسماں بر جزیریل

ز شش صد و نوزدہ سال چوں شد تمام  
 ز تار بچے شکر مہمتند نور  
 بعتر رسالت سرے سرفراز  
 کسے در عبادت مسلم نشد  
 نزد کس براہ شریعت قدم  
 سپتر بریں تیرہ چوں آنہوس  
 گرفتند در پیش راہ محمود  
 تر زول در اذکان ایماں نکند  
 سراسر ہماں چر شد از بہت ہرنت  
 کہ ناگہ بر آمد بلند آفتاب  
 کہ گشتند مردم ازاں در شکفت  
 کہ نطلن ظلیلیش بطوبے رسید  
 کہ از پرتوش جان سقار سوخت  
 چہل گشت در غار کوہ جدا  
 رسانید پیغام رب جلیل

بوجے خداوند دساز شد باغازِ دعوتِ زباں برکشاد بت و پیکره شد ازو سوخته کہ شیطان سرخود پُر از خاک کرد	تاجِ نبوت سرفراز شد قدم بر سریرِ رسالت نهاد جہاں را خدا دانی آموخته ز شرک و عنایت جہاں پاک کرد
---	---

رز کوشِ موجودِ بت و بت پرست  
 از آن روز عالم ہمہ باز رشت







۱۹۱۵ء

CALL No. { ۱۹۱۵ء } ACC. No. 4912

AUTHOR \_\_\_\_\_

TITLE \_\_\_\_\_

۱۹۱۵ء

118 4912

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام

Date	No.	Date	No.



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

